# ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیر اسلام

## (حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ)

**تفصیلی سوالات**

**سوال 1: حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت پر جامع نوٹ لکھیں۔**

**جواب:** حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ

**تعارف:**

حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں نمایاں شخصیت ہیں۔

**ولادت باسعادت:**

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت 76 ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی۔ حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹوں میں حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کو نمایاں مقام حاصل ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بلند قامت، حسین و جمیل اور باوقار شخصیت کے حامل انسان تھے۔ حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ کی پوتی سیدہ ریطہ رحمۃ اللہ علیہ سے نکاح فرمایا۔

**حلیف القرآن:**

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے صرف تیرہ سال کی عمر میں قرآنی علوم میں مہارت حاصل کی اور "حلیف القرآن" کے لقب سے مشہور ہوئے۔

**ابتدائی تعلیم:**

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسلام کی اشاعت تبلیغ کے لیے حجاز، شام اور عراق کا سفر کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بیشتر علوم اپنے والد حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ سے اور اپنے بھائی حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیے۔

**امام باقر رحمۃ اللہ علیہ کی سرپرستی:**

جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ہوئی تو آپ رحمۃ اللہ علی کی عمر 18 برس تھی، والدہ کی وفات کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے بھائی حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ کی سرپرستی میں آگئے۔

**اسلامی علم وفنون کے ماہر:**

حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ کے جید اور اکابر علما میں مرکزی حیثیت رکھتے تھے، مختلف اسلامی علوم وفنون کے ماہر تھے، قراءت، علوم قرآنیہ، عقائد، اور علم الکلام پر انھیں مکمل عبور حاصل تھا۔

**تابعی کا درجہ:**

علم اصولِ حدیث کے ماہرین نے آپ کو حدیث روایت کرنے میں تابعین میں سے شمار کیا ہے۔ کیوں کہ آپ نے جن صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی زیارت کی ان میں حضرت ابو الطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شامل ہیں، جن کا وصال صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ تم میں سب سے آخر میں ہوا۔

**علمی مرتبہ:**

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بھتیجے حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے علمی مرتبے کے بارے میں فرمایا:

اللہ کی قسم! حضرت زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ ہم میں سب سے زیادہ قرآن پڑھنے والے، اللہ کے دین کی سب سے زیادہ سمجھ رکھنے والے اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے تھے۔ اللہ کی قسم! دنیا اور آخرت میں اب ہم میں ان کے مثل کوئی بھی موجود نہیں اللہ میرے چچا پر رحم فرمائے وہ سردار تھے۔

**نمایاں اوصاف:**

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے تقریباً دو سال حضرت زید رحمۃ اللہ علیہ سے علمی استفادہ کیا اور ان کو فقہ، عالم، حاضر جواب اور مسائل میں خوب وضاحت کرنے والا پایا۔ آپ کے علم اور تَفَقُّہ کا یہ عالم تھا کہ محدثین میں امام ابو داؤد، امام ترمذی، امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہم نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے احادیث مبارکہ روایت کی ہیں۔

**حکومتِ اسلامیہ کے قیام کی کوششیں:**

حکومتِ اسلامیہ کے قیام اور بقا کی جو کوششیں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم خصوصاً آپ کے دادا جان حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے واقعہ کربلا 61 ہجری میں کی تھیں، اس کے تسلسل میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وقت میں ان تھک کوششیں کیں، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دور کے مظالم کے خلاف

www.ilmkidunya.com

آواز بلند کی تو حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کا ساتھ دیا۔ اہل بیت نبوت کے اس عظیم چشم و چراغ سے عوام الناس کی محبت کا یہ عالم تھا کہ چالیس ہزار لوگوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔

**فقہ زیدیہ:**

"فقہ زیدیہ" آپ کی نسبت ہی سے مشہور ہے، آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت کے بعد یمن میں باقاعدہ طور پر آپ سے منسوب زیدی حکومت بھی قائم ہوئی۔ آپ کے پیروکاروں کی ایک بڑی تعداد یمن میں پائی جاتی ہے۔

**امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ:**

حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے آباو اجداد کی سیرت و سنّت پر عمل پیرا ہو کر امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیتے ہوئے ظلم و جور کی حامل قوتوں کا خوب مقابلہ کیا اور اپنے دادا جان حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح زندہ و جاوید ہوگئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ لوگوں کو کتاب و سنت کی پیروی اور جابر حکمرانوں سے جہاد اور محروم افراد کی حمایت کی دعوت دیتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ قرآن مجید کے جیّد عالم تھے اور آپ کی علمی کاوشوں میں قرآن مجید کو مرکزیت حاصل تھی۔ آپ کے شاگردوں کی ایک طویل فہرست ہے۔ مختلف موضوعات پر آپ نے متعدد اہم کتب تصنیف فرمائیں۔

**اتحادِ اُمت:**

حضرت امام زید رحمۃ اللہ علیہ میں اتحاد امت کا جذبہ کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اکثر فرمایا کرتے تھے

"واللہ میں پسند کرتا ہوں کہ رات کے تارے میرے ہاتھ لگیں اور وہاں سے گر کر میرا جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے اور اللہ اس کے عوض میں امت محمدیہ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں اتحاد پیدا فرمادے۔"

**وصال:**

خلافتِ اسلامیہ کے قیام کی اسی جدوجہد میں آپ نے بیالیس (42) برس کی عمر میں 122 ہجری کو جام شہادت نوش کیا۔ حجاز اور شام کو ملانے والی مشہور شاہراہ موتہ کے شمال میں بائیس (22) کلو میٹر کے فاصلے پر "ربہ" کے مقام پر آپ کا مزار ہے۔

**حاصل کلام:**

دورِ حاضر میں اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ ہم حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت و کردار، آپ کی صفات علم تفقُّہ فی الدین اور عبادت و ریاضت کو اپنائیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دینی و معاشرتی زندگی کے مختلف گوشوں سے راہ نمائی حاصل کرتے ہوئے اس کو عملی زندگی کے ہر شعبے میں اپنائیں تا کہ اپنی اخلاقی اور عملی کمزوریاں دور کر کے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی رضا حاصل کر سکے کامیاب انسان بن سکیں۔

**﴿مختصر سوالات﴾**

**سوال 1: حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کب اور کہاں پیدا ہوئے؟**

**جواب:** **ولادت باسعادت**

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت 76 ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی۔ حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹوں میں حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کو نمایاں مقام حاصل ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بلند قامت، حسین و جمیل اور باوقار شخصیت کے حامل انسان تھے۔ حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ کی پوتی سیدہ ریطہ رحمۃ اللہ علیہ سے نکاح فرمایا۔

**سوال 2: اتحادِ اُمت کے حوالے سے حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کیا فرمایا کرتے تھے؟**

**جواب:** **اتحادِ اُمت**

حضرت امام زید رحمۃ اللہ علیہ میں اتحاد امت کا جذبہ کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اکثر فرمایا کرتے تھے

"واللہ میں پسند کرتا ہوں کہ رات کے تارے میرے ہاتھ لگیں اور وہاں سے گر کر میرا جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے اور اللہ اس کے عوض میں امت محمدیہ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں اتحاد پیدا فرمادے۔"

**سوال 3: حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب حکومت کہاں قائم ہوئی؟**

**جواب:** **حضرت زید رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب حکومت**

"فقہ زیدیہ" آپ کی نسبت ہی سے مشہور ہے، آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت کے بعد یمن میں باقاعدہ طور پر آپ سے منسوب زیدی حکومت بھی قائم ہوئی۔ آپ کے پیروکاروں کی ایک بڑی تعداد یمن میں پائی جاتی ہے۔



www.ilmkidunya.com

**سوال4: حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرنے والے محدثین میں سے دو کے نام لکھیں۔**

**جواب:**

**محدثین کے نام**

حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرنے والے محدثین کے نام درج ذیل ہیں:

- امام ابو داؤد
- امام ترمذی
- امام نسائی
- امام ابنِ ماجہ

**سوال5: حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ علمی مرتبے کے متعلق حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے کیا فرمایا؟**

**جواب:**

**علمی مرتبہ**

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بھتیجے حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے علمی مرتبے کے بارے میں فرمایا:

اللہ کی قسم! حضرت زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ ہم میں سب سے زیادہ قرآن پڑھنے والے، اللہ کے دین کی سب سے زیادہ سمجھ رکھنے والے اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے تھے۔ اللہ کی قسم دنیا اور آخرت میں اب ہم میں ان کے مثل کوئی بھی موجود نہیں اللہ میرے چچا پر رحم فرمائے وہ سردار تھے۔

**سوال6: حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر تعارف بیان کریں۔**

**جواب:**

**مختصر تعارف**

حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں نمایاں شخصیت ہیں۔

**سوال7: حضرت امام زید بن علی نے کس صحابی کی زیارت کی؟**

**جواب:**

**تابعی کا درجہ**

علم اصولِ حدیث کے ماہرین نے آپ کو حدیث روایت کرنے میں تابعین میں سے شمار کیا ہے۔ کیوں کہ آپ نے جن صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی زیارت کی ان میں حضرت ابو الطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شامل ہیں، جن کا وصال صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ تم میں سب سے آخر میں ہوا۔

**سوال8: حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کی خلافتِ اسلامیہ کے قیام اور بقاء کی کوششوں کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟**

**جواب:**

**خلافتِ اسلامیہ کے قیام اور بقاء کی کوششیں**

حکومتِ اسلامیہ کے قیام اور بقا کی جو کوششیں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم خصوصاً آپ کے دادا جان حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے واقعہ کربلا 61 ہجری میں کی تھیں، اس کے تسلسل میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وقت میں ان تھک کوششیں کیں، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دور کے مظالم کے خلاف آواز بلند کی تو حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کا ساتھ دیا۔ اہل بیت نبوت کے اس عظیم چشم و چراغ سے عوام الناس کی محبت کا یہ عالم تھا کہ چالیس ہزار لوگوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔

**سوال9: حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کا لقب کیا ہے؟**

**جواب:**

**حلیف القرآن**

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے صرف تیرہ سال کی عمر میں قرآنی علوم میں مہارت حاصل کی اور "حلیف القرآن" کے لقب سے مشہور ہوئے۔

**سوال10: حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ کیسے سرانجام دیا؟**

**جواب:**

**امر بالمعروف و نہی عن المنکر**

حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے آباواجداد کی سیرت و سنّت پر عمل پیرا ہو کر امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیتے ہوئے ظلم و جور کی حامل قوتوں کا خوب مقابلہ کیا اور اپنے دادا جان حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح زندہ و جاوید ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ لوگوں کو کتاب و سنت کی پیروی اور جابر حکمرانوں سے جہاد اور محروم افراد کی حمایت کی دعوت دیتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ قرآن مجید کے جیّد عالم تھے اور آپ کی علمی آرا میں قرآن مجید کو مرکزیت حاصل تھی۔ آپ کے شاگردوں کی ایک طویل فہرست ہے۔ مختلف موضوعات پر آپ نے متعدد اہم کتب تصنیف فرمائیں۔

**سوال11: حضرت امام زین العابدین کی وفات کے بعد حضرت امام زید بن علی کی پرورش کس نے کی؟**



www.ilmkidunya.com

**جواب:** **امام باقر رحمۃ اللہ علیہ کی سرپرستی**

جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ہوئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر 18 برس تھی، والدہ کی وفات کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے بھائی حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ کی سرپرستی میں آ گئے۔

**سوال12: حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کب ہوئی؟**

**جواب:** **وصال**

خلافتِ اسلامیہ کے قیام کی اسی جدوجہد میں آپ نے بیالیس (42) برس کی عمر میں 122 ہجری کو جامِ شہادت نوش کیا۔ حجاز ار شام کو ملانے والی مشہور شاہراہ موتہ کے شمال میں بائیس (22) کلومیٹر کے فاصلے پر "ربہ" کے مقام پر آپ کا مزار ہے۔

**سوال13: حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ کی سیرت سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟**

**جواب:** **اخلاقی سبق**

دورِ حاضر میں اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ ہم حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت و کردار، آپ کی صفات علم تفقُّہ فی الدین اور عبادت و ریاضت کو اپنائیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دینی و معاشرتی زندگی کے مختلف گوشوں سے راہ نمائی حاصل کرتے ہوئے اس کو عملی زندگی کے ہر شعبے میں اپنائیں تاکہ اپنی اخلاقی اور عملی کمزوریاں دور کر کے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رضا حاصل کر سکے کامیاب انسان بن سکیں۔

## ﴿کثیر الانتخابی سوالات﴾

1۔ **حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کا لقب ہے:**
(A) حلیف القرآن　(B) زین العابدین　(C) امین الامت　(D) ترجمان القرآن

2۔ **والد ماجد کی وفات کے وقت حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کی عمر تھی:**
(A) آٹھ سال　(B) اٹھارہ سال　(C) اٹھائیس سال　(D) اڑتیس سال

3۔ **حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب فقہ ہے:**
(A) فقہ اثنا عشریہ　(B) فقہ جعفریہ　(C) فقہ حنفیہ　(D) فقہ زیدیہ

4۔ **وصال کے وقت حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک تھی:**
(A) بیالیس برس　(B) چوالیس برس　(C) چھیالیس برس　(D) اڑتالیس برس

5۔ **حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت کی:**
(A) تیس ہزار افراد نے　(B) چالیس ہزار افراد نے　(C) پچاس ہزار افراد نے　(D) ساٹھ ہزار افراد نے

6۔ **حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کے والد کا نام ہے:**
(A) امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ　(B) امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ　(C) امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ　(D) امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

7۔ **حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کے دادا کا نام ہے:**
(A) امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ　(B) امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ　(C) امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ　(D) امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

8۔ **حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت ہوئی:**
(A) 72 ہجری　(B) 74 ہجری　(C) 76 ہجری　(D) 78 ہجری

9۔ **حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کہاں پیدا ہوئے؟**
(A) مکہ مکرمہ　(B) کوفہ　(C) شام　(D) مدینہ منورہ

10۔ **حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن مجید میں مہارت کتنے برس میں حاصل کی؟**
(A) 13 سال　(B) 14 سال　(C) 15 سال　(D) 16 سال

11۔ **حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کا نکاح ہوا:**
(A) سیدہ ریطہ رحمۃ اللہ علیہ　(B) سیدہ نفیسہ رحمۃ اللہ علیہ　(C) سیدہ اُمّ کلثوم رحمۃ اللہ علیہ　(D) سیدہ زینب رحمۃ اللہ علیہ



www.ilmkidunya.com

12۔ سیدہ ریطہ رحمۃ اللہ علیہ کے دادا کا نام ہے:

(A) حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ (B) حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(C) حضرت محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ (D) حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

13۔ حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ سرپرستی میں آگئے:

(A) حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ (B) حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(C) حضرت محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ (D) حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

14۔ علم اُصول حدیث کے ماہرین نے آپ کو حدیث روایت کرنے میں شمار کیا ہے:

(A) تابعی (B) تبع تابعی (C) صحابی (D) راوی

15۔ حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ نے کس صحابی کی زیارت کی؟

(A) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ (B) حضرت ابوالطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(C) حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ (D) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

16۔ حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت امام زید بن علی کا کیا رشتہ ہے؟

(A) بھائی (B) چچا (C) باپ (D) کوئی نہیں

17۔ حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ سے تقریباً دو سال علمی استفادہ کیا:

(A) امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (B) احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ

(C) امام مالک رحمۃ اللہ علیہ (D) امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ

18۔ واقعہ کربلا کب پیش آیا؟

(A) 60 ہجری (B) 61 ہجری (C) 65 ہجری (D) 70 ہجری

19۔ حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کے پیروکاروں کی بڑی تعداد پائی جاتی ہے:

(A) مدینہ میں (B) مکہ میں (C) کوفہ میں (D) یمن میں

20۔ حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کی علمی آرا میں مرکزی حیثیت حاصل تھی:

(A) قرآن مجید کو

(B) سنت نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو

(C) فقہ کو (D) حدیث کو

21۔ حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ نے کب وصال پایا؟

(A) 120 ہجری (B) 122 ہجری (C) 124 ہجری (D) 126 ہجری

22۔ حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کا مزار ہے:

(A) مکہ مکرمہ میں (B) کوفہ میں (C) [illegible]بہ میں (D) مدینہ منورہ میں

**کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات**

| 11 | 10 | 9 | 8 | 7 | 6 | 5 | 4 | 3 | 2 | 1 |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| A | A | D | C | B | A | B | A | D | B | A |
| 22 | 21 | 20 | 19 | 18 | 17 | 16 | 15 | 14 | 13 | 12 |
| C | B | A | D | B | A | B | B | A | D | C |

www.ilmkidunya.com

## مشقی سوالات

(i) درست جواب کا انتخاب کریں:

1۔ حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کا لقب ہے:
(A) حلیف القرآن (B) زین العابدین (C) امین الامت (D) ترجمان القرآن

2۔ والد ماجد کی وفات کے وقت حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کی عمر تھی:
(A) آٹھ سال (B) اٹھارہ سال (C) اٹھائیس سال (D) اڑتیس سال

3۔ حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب فقہ ہے:
(A) فقہ اثنا عشریہ (B) فقہ جعفریہ (C) فقہ حنفیہ (D) فقہ زیدیہ

4۔ وصال کے وقت حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک تھی:
(A) بیالیس برس (B) چوالیس برس (C) چھیالیس برس (D) اڑتالیس برس

5۔ حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت کی:
(A) تیس ہزار افراد نے (B) چالیس ہزار افراد نے (C) پچاس ہزار افراد نے (D) ساٹھ ہزار افراد نے

**مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات**

| 5 | 4 | 3 | 2 | 1 |
|---|---|---|---|---|
| B | A | D | B | A |

(ii) مختصر جواب دیں:

**سوال1: حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کب اور کہاں پیدا ہوئے؟**

**جواب:** **ولادت باسعادت**

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت 76 ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی۔ حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹوں میں حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کو نمایاں مقام حاصل ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بلند قامت، حسین و جمیل اور باوقار شخصیت کے حامل انسان تھے۔ حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ کی پوتی سیدہ ریطہ رحمۃ اللہ علیہ سے نکاح فرمایا۔

**سوال2: اتحادِ اُمت کے حوالے سے حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کیا فرمایا کرتے تھے؟**

**جواب:** **اتحادِ اُمت**

حضرت امام زید رحمۃ اللہ علیہ میں اتحاد امت کا جذبہ کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اکثر فرمایا کرتے تھے
"واللہ میں پسند کرتا ہوں کہ رات کے تارے میرے ہاتھ لگیں اور وہاں سے گر کر میرا جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے اور اللہ اس کے عوض میں امت محمدیہ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں اتحاد پیدا فرمادے۔"

**سوال3: حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب حکومت کہاں قائم ہوئی؟**

**جواب:** **حضرت زید رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب حکومت**

"فقہ زیدیہ" آپ کی نسبت ہی سے مشہور ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت کے بعد یمن میں باقاعدہ طور پر آپ سے منسوب زیدی حکومت بھی قائم ہوئی۔ آپ کے پیروکاروں کی ایک بڑی تعداد یمن میں پائی جاتی ہے۔

**سوال4: حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرنے والے محدثین میں سے دو کے نام لکھیں۔**

**جواب:** **محدثین کے نام**

حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرنے والے محدثین کے نام درج ذیل ہیں:

- امام ابو داؤد
- امام ترمذی
- امام نسائی
- امام ابن ماجہ

(iii) تفصیلی جواب دیں:



www.ilmkidunya.com

1۔ **حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت پر جامع نوٹ لکھیں۔**

**جواب:** دیکھئے تفصیلی سوال نمبر 2

## سرگرمی برائے طلبہ:

**سوال 1: حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کے حالاتِ زندگی پر مشتمل معلوماتی چارٹ بنوائیں جس میں ان کا اسم گرامی، ولدیت، پیدائش ولقب، عمر، اولاد، وفات اور امتیاز خصوصیات شامل ہوں۔**

**جواب:**

**تعارف**

حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اہلِ بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں نمایاں شخصیت ہیں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت 76 ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی۔ حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹوں میں حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کو نمایاں مقام حاصل ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بلند قامت، حسین و جمیل اور باوقار شخصیت کے حامل انسان تھے۔ حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ کی پوتی سیدہ ریطہ رحمۃ اللہ علیہ سے نکاح فرمایا۔

خلافتِ اسلامیہ کے قیام کی اسی جدوجہد میں آپ نے بیالیس (42) برس کی عمر میں 122 ہجری کو جام شہادت نوش کیا۔ حجاز اور شام کو ملانے والی مشہور شاہراہ موتہ کے شمال میں بائیس (22) کلومیٹر کے فاصلے پر "ربہ" کے مقام پر آپ کا مزار ہے۔

**سوال 2: حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کی علمی، دینی اور جہادی خدمات پر مذاکرہ کروائیں۔**

**جواب:** اس کے کام کے بارے میں طلباء کی رہنمائی فرماتے ہوئے اساتذہ ان کو آگاہ کریں اور ان کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

## برائے اساتذہ کرام

**سوال 1: حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت کے مختلف گوشوں سے طلبہ کو آگاہ کریں۔**

**جواب:** اساتذہ کرام طلبا کو حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت کے مختلف گوشوں سے آگاہ کریں۔

یہاں سے کاٹیں

# سیلف ٹیسٹ

وقت: 40 منٹ کل نمبر: 25

**سوال 1:** ہر سوال کے لیے چار ممکنہ جوابات (A)، (B)، (C) اور (D) دیے گئے ہیں درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔ (8×1=8)

(i) حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کا لقب ہے:

(A) حلیف القرآن (B) زین العابدین (C) امین الامت (D) ترجمان القرآن

(ii) والد ماجد کی وفات کے وقت حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کی عمر تھی:

(A) آٹھ سال (B) اٹھارہ سال (C) اٹھائیس سال (D) اڑتیس سال

(iii) حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب فقہ ہے:

(A) فقہ اثنا عشریہ (B) فقہ جعفریہ (C) فقہ حنفیہ (D) فقہ زیدیہ

(iv) وصال کے وقت حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک تھی:

(A) بیالیس برس (B) چوالیس برس (C) چھیالیس برس (D) اڑتالیس برس

(v) حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت کی:

(A) تیس ہزار افراد نے (B) چالیس ہزار افراد نے (C) پچاس ہزار افراد نے (D) ساٹھ ہزار افراد نے

(vi) حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت ہوئی:

(A) 72 ہجری (B) 74 ہجری (C) 76 ہجری (D) 78 ہجری

(vii) حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کہاں پیدا ہوئے؟

(A) مکہ مکرمہ (B) کوفہ (C) شام (D) مدینہ منورہ

(viii) حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن مجید میں مہارت کتنے برس میں حاصل کی؟

(A) 13 سال (B) 14 سال (C) 15 سال (D) 16 سال

**سوال 2:** درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔ (6×2=12)

(i) حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

(ii) اتحادِ اُمت کے حوالے سے حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کیا فرمایا کرتے تھے؟

(iii) حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب حکومت کہاں قائم ہوئی؟

(iv) حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرنے والے محدثین میں سے دو کے نام لکھیں۔

(v) حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ علمی مرتبے کے متعلق حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے کیا فرمایا؟

(vi) حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر تعارف بیان کریں۔

**سوال 3:** درج ذیل سوال کا تفصیلاً جواب لکھیں۔ (5×1=5)

حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت پر جامع نوٹ لکھیں۔

# صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ

## (1) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

**تفصیلی سوالات**

**سوال 1:** حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شخصیت پر تفصیلی مضمون لکھیں۔

**جواب:**

**حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ**

**تعارف:**

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام عمرو اور والد کا نام عاص ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق قبیلہ قریش کی شاخ بنو سہم سے تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد اپنے قبیلے کے سردار اور بڑے تاجر تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہجرت سے 47 برس پہلے مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔

**ابتدائی تعلیم:**

آپ رضی اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ میں ہی پرورش پائی، اپنے والد کے ساتھ تجارت کا یہ پیشہ اختیار کیا اور مختلف تجارتی سفر کیے۔ اسی دوران مختلف ملکوں کے لوگوں سے ملتے جلتے رہے، جس کی وجہ سے آپ کے تجربے اور عقل و دانش میں بہت اضافہ ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کاروبار کے لیے لکھنا پڑھنا بھی سیکھ لیا تھا۔

**آباؤ اجداد کا فن:**

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بچپن ہی سے سپہ گری اور شہ سواری کا فن سیکھا تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے: سپہ گری اور شہ سواری میرے آباؤ اجداد کا فن ہے اور میں اسے انسان کا سب سے بڑا جوہر سمجھتا ہوں۔

**قبولِ اسلام:**

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فتح مکہ سے پہلے آٹھ ہجری میں حضرت عثمان بن ابی طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ بارگاہ رسالت خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔ ان تینوں کے اسلام لانے پر رسول کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ بہت خوش ہوئے اور فرمایا:

"مکہ والوں نے اپنے جگر کے ٹکڑے تمھاری طرف پھینک دیے ہیں۔"

**معرکہ ذات السلاسل:**

رسول کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شجاعت و بہادری کی وجہ سے بہت سی جنگوں میں انھیں مختلف ذمہ داریاں سونپیں۔ معرکہ ذات السلاسل میں دو سو مجاہدین پر امیر بنا کر بھیجے گئے اور شان دار کامیابی حاصل کی۔

**سفارت کاری کا تجربہ:**

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفارت کاری کا وسیع تجربہ رکھتے تھے۔ قبول اسلام سے پہلے اور اسلام قبول کرنے کے بعد انھوں نے سفارتی مہموں میں بھرپور طریقے سے حصہ لیا۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے ان کی اس صلاحیت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انھیں عمان میں سفیر بنا کر بھیجا۔ رسول کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو عمان روانہ کیا، وہاں پہنچ کر انھوں نے وہاں کے حاکم سے ملاقات کی، انھیں اسلام کی دعوت دی، حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا دعوتی گرامی نامہ پہنچایا، جس سے متاثر ہو کر انھوں نے اسلام قبول کر لیا۔ خلافت راشدہ کے دور میں بھی وہ خلافت اسلامیہ کے نمائندے کی حیثیت سے رومی اور ایرانی وفود سے ملنے والے سفارت کاروں میں شامل رہے۔ تمام ادوار میں ان کی سفارت کاری بڑی نمایاں نظر آتی ہے۔

**شجاعت و بہادری / جنگی قیادت:**

حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے وصال کی خبر انھیں عمان ہی میں ملی اور وہ اسے سن کر مدینہ منورہ واپس آ گئے۔ یہاں آئے ہوئے ابھی انھیں کچھ زیادہ عرصہ نہیں ہوا تھا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں فوج کی کمان دے کر فلسطین بھیج دیا۔ اس کارروائی میں انھوں نے نمایاں کردار ادا کیا، اسی طرح دریائے اردن کے مغربی علاقے کی فتح میں ان کا نمایاں کردار تھا۔ آپ جنگ اجنادین، یرموک اور فتح دمشق میں شریک ہوئے مگر ان کا اصل کارنامہ فتح مصر ہے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام تشریف لائے تو حضرت عمرو بن العاص

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے تنہائی میں ملاقات کی اور کہا کہ انھیں مصر پر حملہ کرنے کی اجازت دی جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں اجازت دے دی، یمن کے چار ہزار مجاہدوں کو جن کا تعلق ایک ہی قبیلے سے تھا، ان کی کمان میں دے دیا اور انھوں نے اسی وقت مجاہدین کو کوچ کرنے کا حکم دیا۔ انھوں نے مصر کی سرحد میں داخل ہو کر سب سے پہلے عریش، اس کے بعد فرسا اور بلبیس وغیرہ کے شہر فتح کیے، پھر مصر کے رومی سپہ سالار تھیوڈور سے سخت مقابلہ ہوا جس میں بہت سے رومی مارے گئے اور مسلمانوں کو فتح ہوئی۔ (20 ہجری میں بابلیون شہر فتح کیا اور 21 ہجری میں خون ریز جنگ کے بعد اسکندریہ ان کے زیر اقتدار آ گیا۔

**حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کارہائے نمایاں:**

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عدل و انصاف کا محکمہ قائم کیا، جس کے قواعد و ضوابط مقرر کیے اور فسطاط شہر کی بنیاد رکھی، جس کا نام چوتھی صدی ہجری میں قاہرہ پڑ گیا۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو سال کے مختصر عرصے میں مصر جیسا بڑا ملک فتح کر کے اپنی شجاعت و دلیری اور جنگی قیادت کا لوہا منوایا۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حسن سلوک سے متاثر ہو کر مصریوں کی بڑی تعداد نے اسلام قبول کیا۔

**نمایاں اوصاف:**

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اعلیٰ درجے کے منتظم تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے متقی اور پرہیزگار انسان تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوش گفتار، قادر الکلام خطیب، سیاست دان اور سپہ سالار تھے۔ ادب اور شاعری سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خاص رغبت تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشہور اقوال میں سے ایک قول ہے کہ:

"ہزار لائق آدمیوں کی موت سے اتنا نقصان نہیں پہنچتا جتنا ایک نالائق آدمی کے صاحب اختیار ہو جانے سے پہنچ جاتا ہے۔"

**حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت:**

رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ عسکری مہمات میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اعتماد فرماتے، ان کی قدر کیا کرتے اور ان کے حق میں اللہ تعالیٰ سے رحم و کرم کی دعا کیا کرتے تھے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق ارشاد فرمایا:

"عمرو بن العاص (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) قریش کے نیک لوگوں میں سے ہیں"۔

(جامع ترمذی: 3845)

**وصال:**

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انتالیس (39) احادیث مروی ہیں۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 43 ہجری میں مصر میں وفات پائی۔

**﴿مختصر سوالات﴾**

**سوال 1: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کب اسلام قبول کیا؟**

**جواب:** **قبولِ اسلام**

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فتح مکہ سے پہلے آٹھ ہجری میں حضرت عثمان بن ابی طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ بارگاہ رسالت خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔

**سوال 2: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آباؤ اجداد کا فن کیا تھا؟**

**جواب:** **آباؤ اجداد کا فن**

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بچپن ہی سے سپہ گری اور شہ سواری کا فن سیکھا تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے: سپہ گری اور شہ سواری میرے آباؤ اجداد کا فن ہے اور میں اسے انسان کا سب سے بڑا جوہر سمجھتا ہوں۔

**سوال 3: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبولِ اسلام کے وقت نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے کیا ارشاد فرمایا؟**

**جواب:** **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا ارشادِ مبارک**

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے پر رسول کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ بہت خوش ہوئے اور فرمایا:



www.ilmkidunya.com

"مکہ والوں نے اپنے جگر کے ٹکڑے تمھاری طرف پھینک دیے ہیں۔"

**سوال 4: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کوئی سے دو نمایاں اوصاف بیان کریں۔**

**جواب:** **نمایاں اوصاف**

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نمایاں اوصاف درج ذیل ہیں:

- سفارت کاری
- سیاست دان
- قادر الکلام خطیب
- سپہ سالار
- اعلیٰ درجے کے منتظم
- متقی اور پرہیز گار
- شجاعت و بہادری

**سوال 5: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کون سے دو شہر فتح کیے؟**

**جواب:** **فاتح شہر**

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ درج ذیل شہر فتح کیے:

- دمشق
- فرسا
- بلبیس
- عَرِیش

**سوال 6: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مختصر تعارف بیان کریں۔**

**جواب:** **مختصر تعارف**

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام عمرو اور والد کا نام عاص ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق قبیلہ قریش کی شاخ بنو سہم سے تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد اپنے قبیلے کے سردار اور بڑے تاجر تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہجرت سے 47 برس پہلے مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔

**سوال 7: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شجاعت و بہادری کے متعلق مختصر اًبتائیں۔**

**جواب:** **شجاعت و بہادری / جنگی قیادت**

حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے وصال کی خبر انھیں عمان ہی میں ملی اور وہ اسے سن کر مدینہ منورہ واپس آ گئے۔ یہاں آئے ہوئے ابھی انھیں کچھ زیادہ عرصہ نہیں ہوا تھا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں فوج کی کمان دے کر فلسطین بھیج دیا۔ اس کارروائی میں انھوں نے نمایاں کردار ادا کیا، اسی طرح دریائے اردن کے مغربی علاقے کی فتح میں ان کا نمایاں کردار تھا۔ آپ جنگ جنادین، یرموک اور فتح دمشق میں شریک ہوئے مگر ان کا اصل کارنامہ فتح مصر ہے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام تشریف لائے تو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے تنہائی میں ملاقات کی اور کہا کہ انھیں مصر پر حملہ کرنے کی اجازت دی جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں اجازت دے دی، یمن کے چار ہزار مجاہدوں کو جن کا تعلق ایک ہی قبیلے سے تھا، ان کی کمان میں دے دیا اور انھوں نے اسی وقت مجاہدین کو کوچ کرنے کا حکم دیا۔ انھوں نے مصر کی سرحد میں داخل ہو کر سب سے پہلے عَرِیش اور اس کے بعد فرسا اور بلبیس وغیرہ کے شہر فتح کیے۔ پھر مصر کے رومی سپہ سالار تھیوڈور سے سخت مقابلہ ہوا جس میں بہت سے رومی مارے گئے اور مسلمانوں کو فتح ہوئی۔ 20 ہجری میں بابل شہر فتح کیا اور 21 ہجری میں خون ریز جنگ کے بعد اسکندریہ ان کے زیر اقتدار آ گیا۔

**سوال 8: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کیا فضیلت بیان فرمائی؟**

**جواب:** **حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ کی فضیلت**

رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ عسکری مہمات میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اعتماد فرماتے، ان کی قدر کیا کرتے اور ان کے حق میں اللہ تعالیٰ سے رحم و کرم کی دعا کیا کرتے تھے۔ نبی کریم خَاتَمُ

www.ilmkidunya.com

النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى الِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق ارشاد فرمایا:

"عمرو بن العاص (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) قریش کے نیک لوگوں میں سے ہیں"۔

(جامع ترمذی: 3845)

**سوال 9: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سفارت کاری کے متعلق مختصراً بیان کریں۔**

**جواب:** **سفارت کاری**

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفارت کاری کا وسیع تجربہ رکھتے تھے۔ قبول اسلام سے پہلے اور اسلام قبول کرنے کے بعد انھوں نے سفارتی مہموں میں بھرپور طریقے سے حصہ لیا۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى الِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے ان کی اس صلاحیت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اُنھیں عمان میں سفیر بنا کر بھیجا۔ رسول کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى الِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ و عمان روانہ کیا، وہاں پہنچ کر انھوں نے وہاں کے حاکم سے ملاقات کی، انھیں اسلام کی دعوت دی، حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى الِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا دعوتی گرامی نامہ پہنچایا، جس سے متاثر ہو کر انھوں نے اسلام قبول کر لیا۔ خلافت راشدہ کے دور میں بھی وہ خلافت اسلامیہ کے نمائندے کی حیثیت سے رومی اور ایرانی وفود سے ملنے والے سفارت کاروں میں شامل رہے۔ تمام ادوار میں ان کی سفارت کاری بڑی نمایاں نظر آتی ہے۔

**سوال 10: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کس شہر کی بنیاد رکھی؟**

**جواب:** **فسطاط شہر کی بنیاد**

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عدل و انصاف کا محکمہ قائم کیا، ٹیکس کے قواعد و ضوابط مقرر کیے اور فسطاط شہر کی بنیاد رکھی، جس کا نام چوتھی صدی ہجری میں قاہرہ پڑ گیا۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو سال کے مختصر عرصے میں مصر جیسا بڑا ملک فتح کر کے اپنی شجاعت و دلیری اور جنگی قیادت کا لوہا منوایا۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حسن سلوک سے متاثر ہو کر مصریوں کی بڑی تعداد نے اسلام قبول کیا۔

**سوال 11: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کوئی ایک قول لکھیں۔**

**جواب:** **حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول**

ادب اور شاعری سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خاص رغبت تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشہور اقوال میں سے ایک قول ہے کہ:

"ہزار لائق آدمیوں کی موت سے اتنا نقصان نہیں پہنچتا جتنا ایک نالائق آدمی کے صاحب اختیار ہو جانے سے پہنچ جاتا ہے۔"

**سوال 12: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کتنی احادیث مروی ہیں؟**

**جواب:** **احادیث**

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (انتالیس) 39 احادیث مروی ہیں۔

**﴿کثیر الانتخابی سوالات﴾**

1۔ **حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبیلے کا نام تھا:**

(A) بنو عدی　(B) بنو سہم　(C) بنو تیم　(D) بنو ثقیف

2۔ **حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کن کے ہمراہ اسلام قبول کیا؟**

(A) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ　(B) حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(C) حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ　(D) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

3۔ **حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خاصہ تھا:**

(A) سفارت کاری　(B) فقہ　(C) خانہ کعبہ کی تولیت　(D) تجارت

4۔ **حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بنیاد رکھی:**

(A) فسطاط کی　(B) بصرہ کی　(C) کوفہ کی　(D) دمشق کی

5۔ **حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی احادیث کی تعداد ہے:**

(A) انتالیس　(B) تینتالیس　(C) سینتالیس　(D) اکاون

6۔ **حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام ہے:**

www.ilmkidunya.com

(A) عاص　(B) ولید　(C) مغیرہ　(D) طلحہ

7۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے:

(A) مدینہ منورہ میں　(B) مکہ مکرمہ میں　(C) شام میں　(D) کوفہ میں

8۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہجرت سے کتنے برس پہلے پیدا ہوئے؟

(A) 40سال　(B) 45سال　(C) 47سال　(D) 50سال

9۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آباؤاجداد کا فن ہے:

(A) سپہ گری اور شہ سواری　(B) سفارت کاری　(C) ادب و شاعری　(D) منتظم

10۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام قبول کیا:

(A) 6ہجری　(B) 7ہجری　(C) 8ہجری　(D) 9ہجری

11۔ معرکہ ذات السلاسل میں آپ کو امیر بنا کر بھیجا گیا:

(A) 50مجاہدین پر　(B) 100مجاہدین پر　(C) 150مجاہدین پر　(D) 200مجاہدین پر

12۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سفیر بنا کر بھیجا:

(A) مصر میں　(B) عمان میں　(C) فلسطین میں　(D) شام میں

13۔ حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے وصال کی خبر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ملی:

(A) مصر میں　(B) عمان میں　(C) فلسطین میں　(D) شام میں

14۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فوج کی کمان دے کر بھیجا:

(A) مصر میں　(B) عمان میں　(C) فلسطین میں　(D) شام میں

15۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اصل کارنامہ ہے:

(A) فتح مصر　(B) فتح دمشق　(C) فتح فلسطین　(D) فتح عمان

16۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بابل شہر فتح کیا:

(A) 15ہجری　(B) 18ہجری　(C) 20ہجری　(D) 22ہجری

17۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسکندریہ شہر فتح کیا:

(A) 15ہجری　(B) 18ہجری　(C) 20ہجری　(D) 21ہجری

18۔ قاہرہ شہر کا پرانا نام ہے:

(A) بصرہ　(B) فسطاط　(C) بلبیس　(D) بابل

19۔ کس صدی ہجری میں فسطاط شہر کا نام قاہرہ پڑا؟

(A) دوسری صدی ہجری　(B) تیسری صدی ہجری　(C) چوتھی صدی ہجری　(D) پانچویں صدی ہجری

20۔ ہزار لائق آدمیوں کی موت سے اتنا نقصان نہیں پہنچتا جتنا ایک نالائق آدمی کے صاحبِ اختیار ہو جانے پہنچتا ہے۔ یہ قول ہے:

(A) حضرت امام زین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا　(B) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا

(C) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا　(D) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا

21۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وفات پائی:

(A) 40ہجری　(B) 43ہجری　(C) 45ہجری　(D) 47ہجری

www.ilmkidunya.com

22۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہاں وفات پائی؟

(A) مصر میں (B) فسطاط میں (C) بلبس میں (D) بابل میں

﴾کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات﴿

| 11 | 10 | 9 | 8 | 7 | 6 | 5 | 4 | 3 | 2 | 1 |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| D | C | A | C | B | A | A | A | A | A | B |
| 22 | 21 | 20 | 19 | 18 | 17 | 16 | 15 | 14 | 13 | 12 |
| A | B | B | C | B | D | C | A | C | B | B |

www.ilmkidunya.com

## مشقی سوالات

(i) درست جواب کا انتخاب کریں:

1۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبیلے کا نام تھا:

(A) بنو عدی (B) بنو سہم (C) بنو تیم (D) بنو ثقیف

2۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کن کے ہمراہ اسلام قبول کیا؟

(A) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ (B) حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(C) حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ (D) حضنت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

3۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خاصہ تھا:

(A) سفارت کاری (B) فقہ (C) خانہ کعبہ کی تولیت (D) تجارت

4۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بنیاد رکھی:

(A) فسطاط کی (B) بصرہ کی (C) کوفہ کی (D) دمشق کی

5۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی احادیث کی تعداد ہے:

(A) انتالیس (B) تینتالیس (C) سینتالیس (D) اکاون

**﴿مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات﴾**

| 1 | 2 | 3 | 4 | 5 |
|---|---|---|---|---|
| A | B | D | A | B |

(ii) مختصر جواب دیں:

1۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: **قبولِ اسلام**

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فتح مکہ سے پہلے آٹھ ہجری میں حضرت عثمان بن ابی طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ بارگاہ رسالت خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔

2۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آباؤ اجداد کا فن کیا تھا؟

جواب: **آباؤ اجداد کا فن**

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بچپن ہی سے سپہ گری اور شہ سواری کا فن سیکھا تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے: سپہ گری اور شہ سواری میرے آباؤ اجداد کا فن ہے اور میں اسے انسان کا سب سے بڑا جوہر سمجھتا ہوں۔

3۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبولِ اسلام کے وقت نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ارشادِ مبارک**

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے پر رسول کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ بہت خوش ہوئے اور فرمایا:

"مکہ والوں نے اپنے جگر کے ٹکڑے تمھاری طرف پھینک دیے ہیں۔"

4۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کوئی سے دو نمایاں اوصاف بیان کریں۔

جواب: **نمایاں اوصاف**

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نمایاں اوصاف درج ذیل ہیں:

- سفارت کاری
- سیاست دان



www.ilmkidunya.com

- قادر الکلام خطیب
- سپہ سالار
- اعلیٰ درجے کے منتظم
- متقی اور پرہیزگار
- شجاعت و بہادری

**5۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کون سے دو شہر فتح کیے؟**

**جواب:**

**فاتح شہر**

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ درج ذیل شہر فتح کیے:

- دمشق
- فرسا
- بلبیس
- عَرِیش

**(iii) تفصیلی جواب دیں:**

**1۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شخصیت پر تفصیلی مضمون لکھیں۔**

**جواب:** دیکھیے تفصیلی سوال نمبر 1

## سرگرمی برائے طلبہ:

**سوال 1: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حیات طیبہ پر مشتمل معلوماتی چارٹ بنائیں جس میں ان کا اسم گرامی، ولدیت، پیدائش و القابات، عمر، مروی احادیث کی تعداد، اولاد، وفات اور امتیازی خصوصیات شامل ہوں۔**

**جواب:**

**تعارف**

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام عمرو اور والد کا نام عاص ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق قبیلہ قریش کی شاخ بنو سہم سے تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد اپنے قبیلے کے سردار اور بڑے تاجر تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہجرت سے 47 برس پہلے مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بچپن ہی سے سپہ گری اور شہ سواری کا فن سیکھا تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے: سپہ گری اور شہ سواری میرے آباؤ اجداد کا فن ہے اور میں اسے انسان کا سب سے بڑا جوہر سمجھتا ہوں۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انتالیس (39) احادیث مروی ہیں۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 43 ہجری میں مصر میں وفات پائی۔

**سوال 2: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی اور سیرت و کردار پر ذہنی آزمائش کا مقابلہ کروایا جائے۔**

**جواب:** اساتذہ کرام کمرۂ جماعت میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی اور سیرت پر ذہنی آزمائش کا مقابلہ کروائیں اور جیتنے والے طلبا کی حوصلہ افزائی کریں۔

**برائے اساتذہ کرام**

**سوال 1: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مفتوحہ علاقوں کا چارٹ بنا کر کمرۂ جماعت میں آویزاں کریں۔**

**جواب:** اس کے کام کے بارے میں طلباء کی رہنمائی فرماتے ہوئے اساتذہ ان کو آگاہ کریں اور ان کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

یہاں سے کاٹیں

## سیلف ٹیسٹ

وقت: 40 منٹ　　　　کل نمبر: 25

**سوال 1:** **ہر سوال کے لیے چار ممکنہ جوابات (A)، (B)، (C) اور (D) دیے گئے ہیں درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔** **(8×1=8)**

(i) **حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی احادیث کی تعداد ہے:**

(A) انتالیس　(B) تینتالیس　(C) سینتالیس　(D) اکاون

(ii) **حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام ہے:**

(A) عاص　(B) ولید　(C) مغیرہ　(D) طلحہ

(iii) **حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے:**

(A) مدینہ منورہ میں　(B) مکہ مکرمہ میں　(C) شام میں　(D) کوفہ میں

(iv) **حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہجرت سے کتنے برس پہلے پیدا ہوئے؟**

(A) 40 سال　(B) 45 سال　(C) 47 سال　(D) 50 سال

(v) **حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آباؤاجداد کا فن ہے:**

(A) سپہ گری اور شہ سواری　(B) سفارت کاری　(C) ادب و شاعری　(D) منتظم

(vi) **حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام قبول کیا:**

(A) 6 ہجری　(B) 7 ہجری　(C) 8 ہجری　(D) 9 ہجری

(vii) **معرکہ ذات السلاسل میں آپ کو امیر بنا کر بھیجا گیا:**

(A) 50 مجاہدین پر　(B) 100 مجاہدین پر　(C) 150 مجاہدین پر　(D) 200 مجاہدین پر

(viii) **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سفیر بنا کر بھیجا:**

(A) مصر میں　(B) عمان میں　(C) فلسطین میں　(D) شام میں

**سوال 2:** **درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔** **(6×2=12)**

(i) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کب اسلام قبول کیا؟

(ii) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آباؤاجداد کا فن کیا تھا؟

(iii) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کوئی سے دو نمایاں اوصاف بیان کریں۔

(iv) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مختصر تعارف بیان کریں۔

(v) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کیا فضیلت بیان فرمائی؟

(vi) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کس شہر کی بنیاد رکھی؟

**سوال 3:** **درج ذیل سوال کا تفصیلاً جواب لکھیں۔** **(5×1=5)**

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شخصیت پر تفصیلی مضمون لکھیں۔

## (2) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تفصیلی سوالات

**سوال 1: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شخصیت پر جامع نوٹ لکھیں۔**

**جواب:** حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

**تعارف:**

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام جابر اور کنیت ابو عبداللہ ہے۔ آپ کی والدہ کا نام نُسیبہ تھا۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام عبداللہ تھا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دادا اپنے قبیلہ کے رئیس تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیعت عقبہ ثانیہ میں اپنے والد کے ساتھ اسلام لائے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوہ احد میں جام شہادت نوش فرمایا۔

**والد کی وصیت:**

غزوہ احد سے پہلے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر چند نصیحتیں فرمائیں۔ بیٹا! میری خواہش ہے کہ میں احد کا پہلا شہید بنوں، اگر ایسا ہوا تو میرے اوپر جو قرض ہے وہ ادا کرنا اور اپنی بہنوں کا خیال رکھنا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی خواہش کو قبول کیا اور آپ غزوہ احد میں شہید ہو گئے۔

**بیوہ عورت سے نکاح:**

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد کی وصیت پر عمل کرتے ہوئے اپنے والد کی شہادت کے بعد ایک بیوہ عورت سے صرف اس وجہ سے نکاح کیا تاکہ ان کی بہنوں کی تربیت کے ساتھ گھر کا نظام بھی بہتر انداز میں چل سکے۔

**والد کے قرض کی ادائیگی:**

جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کی شہادت ہوئی تو وہ مقروض تھے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہمارے باغ کی کھجوریں پک گئیں تو میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ میرے باغ میں تشریف لائیں اور اپنے دست مبارک سے قرض خواہوں میں ان کا قرض تقسیم فرما دیں اور قرض خواہ میرے قرض سے کچھ معاف فرما دیں تاکہ ہماری طرف سے قرض ادا ہو جائے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ تشریف لے گئے، کھجوروں کو ایک جگہ اکٹھا کرنے کا حکم دیا اور اس کے ارد گرد تین چکر لگائے پھر کھجوریں تقسیم کرنے کا حکم دیا، قرض ادا ہو گیا لیکن کھجوروں کے ڈھیر میں کچھ کمی نہ آئی اور وہ جوں کا توں رہا۔

(صحیح بخاری: 3580)

**غزوات میں شرکت:**

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوہ بدر اور احد میں شرکت کرنے کا عزم کیا۔ لیکن کم عمری کی وجہ سے ان کے والد نے انھیں جہاد میں حصہ لینے سے منع کر دیا۔ باقی غزوات میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہایت گرم جوشی کے ساتھ شرکت کی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انیس (19) غزوات میں آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ شرکت فرمائی۔

**ذوقِ علم:**

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو علم حدیث کا اس قدر شوق تھا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک حدیث سننے کے لیے مہینوں کی مسافت طے کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک حدیث روایت کرنے کے لیے تھی، وہ شام میں رہتے تھے۔ جب حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم ہوا تو انھوں نے ایک اونٹ خریدا اور اس پر سوار ہو کر ان کے پاس پہنچے اور وہ حدیث سنی، اس سے آپ کے ذوق علم کا پتا چلتا ہے۔

**صحیفہ جابر بن عبداللہ:**

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ۵۴۰ احادیث مروی ہیں۔ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی حدیثوں کا ایک مجموعہ صحیفہ جابر بن عبداللہ کے نام سے آپ کی طرف منسوب ہے۔

**درسِ حدیث:**

تحصیل علم سے فراغت کے بعد مسجد نبوی خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں درس حدیث کا آغاز کیا۔ مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، بصرہ، کوفہ اور مصر تک لوگوں نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے علم حاصل کیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حلقہ درس خاص شہرت رکھتا تھا۔ دور دراز کے شہروں سے لوگ علم حدیث کے حصول کے لیے آپ کے درس میں شرکت کرتے تھے۔

**باجماعت نماز کا اہتمام:**

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد نبوی خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں نماز پڑھنے کے لیے ایک میل کا سفر طے کر کے آتے تھے۔

**سادہ زندگی:**

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہایت سادہ زندگی گزاری۔ ایک بار چند صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ملنے آئے تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو سرکہ پیش کیا اور فرمایا: بسم اللہ سے نوش فرمائیں، سرکہ کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ اگر کسی کے پاس احباب آئیں تو جو کچھ میسر ہو پیش کر دے اس میں کوتاہی یا کنجوسی نہ کرے۔ اسی طرح مہمان کا فرض ہے کہ وہ اسے بخوشی قبول کرے، اسے حقیر نہ سمجھے کیوں کہ تکلف میں دونوں کی ہلاکت ہے۔

**نمایاں اوصاف:**

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت استقامت والے، جوش ایمانی، جرأت اظہار حق، امر بالمعروف، اتباع سنت اور اعلیٰ اخلاق کی خوبیوں پر فائز تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوات نبوی میں بڑی دلیری اور ثابت قدمی کا بڑی دلیری اور ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا۔

**وصال:**

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات 74 ہجری میں ہوئی۔

**﴿مختصر سوالات﴾**

**سوال 1: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد نے انھیں کیا وصیت فرمائی؟**

**جواب:** **والد کی وصیت**

غزوہ احد سے پہلے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر چند نصیحتیں فرمائیں۔ بیٹا! میری خواہش ہے کہ میں احد کا پہلا شہید بنوں، اگر ایسا ہوا تو میرے اوپر جو قرض ہے وہ ادا کرنا اور اپنی بہنوں کا خیال رکھنا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی خواہش کو قبول کیا اور آپ غزوہ احد میں شہید ہو گئے۔

**سوال 2: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہنوں کی تربیت کے لیے کیا اہتمام کیا؟**

**جواب:** **بہنوں کی تربیت**

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد کی وصیّت پر عمل کرتے ہوئے اپنے والد کی شہادت کے بعد ایک بیوہ عورت سے صرف اس وجہ سے نکاح کیا تاکہ ان کی بہنوں کی تربیت کے ساتھ گھر کا نظام بھی بہتر انداز میں چل سکے۔

**سوال 3: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ طلب حدیث کا کس قدر شوق رکھتے تھے؟**

**جواب:** **طلب حدیث**

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو علم حدیث کا اس قدر شوق تھا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک حدیث سننے کے لیے مہینوں کی مسافت طے کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک حدیث روایت کرنے کے لیے تھی اور وہ شام میں رہتے تھے۔ جب حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم ہوا تو انھوں نے ایک اونٹ خریدا اور اس پر سوار ہو کر ان کے پاس پہنچے اور وہ حدیث سنی۔ اس سے آپ کے ذوق علم کا پتا چلتا ہے۔

**سوال 4: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نمایاں اوصاف تحریر کریں۔**

**جواب:** **نمایاں اوصاف**

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت استقامت والے، جوش ایمانی، جرأت اظہار حق، امر بالمعروف، اتباع سنت اور اعلیٰ اخلاق کی خوبیوں پر فائز تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوات نبوی میں بڑی دلیری اور ثابت قدمی کا بڑی دلیری اور ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا۔

**سوال 5: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ باجماعت نماز کا کس قدر اہتمام کرتے تھے؟**

**جواب:** **باجماعت نماز کا اہتمام**

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد نبوی خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں نماز پڑھنے کے لیے ایک میل کا سفر طے کر کے آتے تھے۔

www.ilmkidunya.com

**سوال 6:** **حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مختصر تعارف بیان کریں۔**

**جواب:** **مختصر تعارف**

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام جابر اور کنیت ابو عبداللہ ہے۔ آپ کی والدہ کا نام نُسیبہ تھا۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام عبداللہ تھا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دادا اپنے قبیلہ کے رئیس تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیعت عقبہ ثانیہ میں اپنے والد کے ساتھ اسلام لائے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوہ احد میں جام شہادت نوش فرمایا۔

**سوال 7:** **حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے والد کے قرض کی ادائیگی کیسے کی؟**

**جواب:** **والد کے قرض کی ادائیگی**

جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کی شہادت ہوئی تو وہ مقروض تھے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہمارے باغ کی کھجوریں پک گئیں تو میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ میرے باغ میں تشریف لائیں اور اپنے دست مبارک سے قرض خواہوں میں ان کا قرض تقسیم فرمادیں اور قرض خواہ میرے قرض سے کچھ معاف فرمادیں تاکہ ہماری طرف سے قرض ادا ہو جائے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ تشریف لے گئے، کھجوروں کو ایک جگہ اکٹھا کرنے کا حکم دیا اور اس کے ارد گرد تین چکر لگائے پھر کھجوریں تقسیم کرنے کا حکم دیا، قرض ادا ہو گیا لیکن کھجوروں کے ڈھیر میں کچھ کمی نہ آئی اور وہ جوں کا توں رہا۔

(صحیح بخاری: 3580)

**سوال 8:** **حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتنے غزوات میں شرکت کی؟**

**جواب:** **غزوات میں شرکت**

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوہ بدر اور احد میں شرکت کرنے کا عزم کیا۔ لیکن کم عمری کی وجہ سے ان کے والد نے انھیں جہاد میں حصہ لینے سے منع کر دیا۔ باقی غزوات میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہایت گرم جوشی کے ساتھ شرکت کی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انیس (19) غزوات میں آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ شرکت فرمائی۔

**سوال 9:** **حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صحیفہ کا نام لکھیں۔**

**جواب:** **حضرت جاب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا صحیفہ**

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ۵۴۰ احادیث مروی ہیں۔ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی حدیثوں کا ایک مجموعہ صحیفہ جابر بن عبداللہ کے نام سے آپ کی طرف منسوب ہے۔

**سوال 10:** **حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیسی زندگی گزاری؟**

**جواب:** **سادہ زندگی**

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہایت سادہ زندگی گزاری۔ ایک بار چند صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گھر پر ملنے آئے تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو سرکہ پیش کیا اور فرمایا: بسم اللہ سے نوش فرمائیں، سرکہ کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ اگر کسی کے پاس احباب آئیں تو جو کچھ میسر ہو وہ پیش کر دے اس میں کوتاہی یا کنجوسی نہ کرے۔ اسی طرح مہمان کا فرض ہے کہ وہ اسے بخوشی قبول کرے، اسے حقیر نہ سمجھے کیوں کہ تکلف میں دونوں کی ہلاکت ہے۔

**سوال 11:** **حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حلقہ درس کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟**

**جواب:** **درس حدیث**

تحصیل علم سے فراغت کے بعد مسجد نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ میں درس حدیث کا آغاز کیا۔ مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، بصرہ، کوفہ اور کثیر تعداد لوگوں نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے علم حاصل کیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حلقہ درس خاص شہرت رکھتا تھا۔ دور دراز کے شہروں سے لوگ علم حدیث کے حصول کے لیے آپ کے درس میں شرکت کرتے تھے۔

**کثیر الانتخابی سوالات**

1۔ **حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام ہے:**

(A) عبداللہ	(B) عبدالرحمٰن	(C) عبدالکریم	(D) عبدالجبار

2۔ **حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کو دفن کیا گیا:**

(A) جنت البقیع میں	(B) جنت المعلیٰ میں	(C) میدان احد میں	(D) میدان بدر میں



www.ilmkidunya.com

3۔ حضرت بن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جن غزوات میں شرکت فرمائی ان کی تعداد ہے:
(A) 15 (B) 17 (C) 19 (D) 21

4۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سنِ وفات ہے:
(A) 64ہجری (B) 74ہجری (C) 84ہجری (D) 94ہجری

5۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی احادیث کی تعداد ہے:
(A) پانچ سو چالیس (B) چھے سو چالیس (C) سات سو بائیس (D) آٹھ سو چالیس

6۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ہے:
(A) ابو عبداللہ (B) عبدالرحمٰن (C) عبدالکریم (D) عبدالجبار

7۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ کا نام ہے:
(A) اُمِّ عمارہ (B) نسیبہ (C) اُمِّ سلیم (D) حضرت اسما

8۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام قبول کیا:
(A) بیت عقبہ ثانیہ (B) بیت عقبہ اولیٰ (C) خانہ کعبہ میں (D) مدینہ منورہ میں

9۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے درسِ حدیث کا آغاز کیا:
(A) مکہ سے (B) شام سے (C) مسجدِ نبوی سے (D) مسجدِ کوفہ سے

10۔ صحابہ اکرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملنے آئے تو آپ نے انھیں پیش کیا:
(A) کھجوریں (B) سرکہ (C) جو (D) شہد

**کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات**

| 10 | 9 | 8 | 7 | 6 | 5 | 4 | 3 | 2 | 1 |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| B | C | A | B | A | A | B | C | C | A |

www.ilmkidunya.com

## مشقی سوالات

(i) درست جواب کا انتخاب کریں:

1۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام ہے:

(A) عبداللہ (B) عبدالرحمٰن (C) عبدالکریم (D) عبدالجبار

2۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کو دفن کیا گیا:

(A) جنت البقیع میں (B) جنت المعلیٰ میں (C) میدانِ احد میں (D) میدان بدر میں

3۔ حضرت بن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جن غزوات میں شرکت فرمائی ان کی تعداد ہے۔

(A) 15 (B) 17 (C) 19 (D) 21

4۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سن وفات ہے:

(A) 64ہجری (B) 74ہجری (C) 84ہجری (D) 94ہجری

5۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی احادیث کی تعداد ہے:

(A) پانچ سو چالیس (B) چھے سو چالیس (C) سات سو چالیس (D) آٹھ سو چالیس

### مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

| 5 | 4 | 3 | 2 | 1 |
|---|---|---|---|---|
| A | B | C | C | A |

(ii) مختصر جواب دیں:

1۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد نے انھیں کیا وصیت فرمائی؟

جواب: **والد کی وصیت**

غزوہ احد سے پہلے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر چند نصیحتیں فرمائیں۔ بیٹا! میری خواہش ہے کہ میں احد کا پہلا شہید بنوں، اگر ایسا ہو تو میرے اوپر جو قرض ہے وہ ادا کرنا اور اپنی بہنوں کا خیال رکھنا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی خواہش کو قبول کیا اور آپ غزوہ احد میں شہید ہو گئے۔

2۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہنوں کی تربیت کے لیے کیا اہتمام کیا؟

جواب: **بہنوں کی تربیت**

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد کی وصیّت پر عمل کرتے ہوئے اپنے والد کی شہادت کے بعد ایک بیوہ عورت سے صرف اس وجہ سے نکاح کیا تاکہ ان کی بہنوں کی تربیت کے ساتھ گھر کا نظام بھی بہتر انداز میں چل سکے۔

3۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ طلب حدیث کا کس قدر شوق رکھتے تھے؟

جواب: **طلب حدیث**

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو علم حدیث کا اس قدر شوق تھا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک حدیث سننے کے لیے مہینوں کی مسافت طے کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک حدیث روایت کرنے کے لیے تھی اور وہ شام میں رہتے تھے۔ جب حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم ہوا تو انھوں نے ایک اونٹ خریدا اور اس پر سوار ہو کر ان کے پاس پہنچے اور وہ حدیث سنی، اس سے آپ کے ذوق علم کا پتا چلتا ہے۔

4۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نمایاں اوصاف تحریر کریں۔

جواب: **نمایاں اوصاف**

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت استقامت والے، جوش ایمانی، جرأت اظہار حق، امر بالمعروف، اتباع سنت اور اعلیٰ اخلاق کی نعمتوں سے فائز تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوات نبوی میں بڑی دلیری اور ثابت قدمی کا بڑی دلیری اور ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا۔

5۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ باجماعت نماز کا کس قدر اہتمام کرتے تھے؟

جواب: **باجماعت نماز کا اہتمام**

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ میں نماز پڑھنے کے لیے ایک میل کا سفر طے کرکے آتے تھے۔

(iii) تفصیلی جواب دیں:

1۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جماعت نماز کا کس قدر اہتمام کرتے تھے؟

**جواب:** دیکھئے تفصیلی سوال نمبر 1

## سرگرمی برائے طلبہ:

**سوال 1:** **حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حیات پر مشتمل معلوماتی چارٹ بنائیں جس میں ان کا اسم گرامی، ولدیت، پیدائش، والقابات، عمر، مروی احادیث کی تعداد، اولاد، وفات اور امتیازی خصوصیات شامل ہوں۔**

**جواب:**

**تعارف**

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام جابر اور کنیت ابو عبداللہ ہے۔ آپ کی والدہ کا نام نُسیبہ تھا۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام عبداللہ تھا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دادا اپنے قبیلہ کے رئیس تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیعت عقبہ ثانیہ میں اپنے والد کے ساتھ اسلام لائے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوہ احد میں جام شہادت نوش فرمایا۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ۵۴۰ احادیث مروی ہیں۔ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی حدیثوں کا ایک مجموعہ صحیفہ جابر بن عبداللہ کے نام سے آپ کی طرف منسوب ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ میں نماز پڑھنے کے لیے ایک میل کا سفر طے کرکے آتے تھے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات 74 ہجری میں ہوئی۔

**سوال 2:** **حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت حدیث کے بارے میں مذاکرہ کریں۔**

**جواب:** اس کے کام کے بارے میں طلباء کی رہنمائی فرماتے ہوئے اساتذہ ان کو آگاہ کریں اور ان کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

## سرگرمی برائے اساتذہ:

**سوال 1:** **طلبہ کو حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات زندگی کے بارے میں مزید معلومات فراہم کریں۔**

**جواب:** اساتذہ کرام طلبا کو حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی کے متعلق مزید معلومات فراہم کریں۔

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com

یہاں سے کاٹیں

## سیلف ٹیسٹ

وقت: 40 منٹ — کل نمبر: 25

**سوال 1: ہر سوال کے لیے چار ممکنہ جوابات (A)، (B)، (C) اور (D) دیے گئے ہیں درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔** **(8×1=8)**

**(i) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کو دفن کیا گیا:**

(A) جنت البقیع میں (B) جنت المعلیٰ میں (C) میدانِ احد میں (D) میدان بدر میں

**(ii) حضرت بن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جن غزوات میں شرکت فرمائی ان کی تعداد ہے:**

(A) 15 (B) 17 (C) 19 (D) 21

**(iii) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سن وفات ہے:**

(A) 64ہجری (B) 74ہجری (C) 84ہجری (D) 94ہجری

**(iv) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی احادیث کی تعداد ہے:**

(A) پانچ سو چالیس (B) چھے سو چالیس (C) سات سو چالیس (D) آٹھ سو چالیس

**(v) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ہے:**

(A) ابو عبداللہ (B) عبد الرحمٰن (C) عبد الکریم (D) عبد الجبار

**(vi) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ کا نام ہے:**

(A) اُمِّ عمارہ (B) نسیبہ (C) اُمِّ سلیم (D) حضرت اسما

**(vii) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام قبول کیا:**

(A) بیت عقبہ ثانیہ (B) بیت عقبہ اولیٰ (C) خانہ کعبہ میں (D) مدینہ منورہ میں

**(viii) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے درسِ حدیث کا آغاز کیا:**

(A) مکہ سے (B) شام سے (C) مسجدِ نبوی سے (D) مسجدِ کوفہ سے

**سوال 2: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔** **(6×2=12)**

(i) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہنوں کی تربیت کے لیے کیا اہتمام کیا؟

(ii) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ طلب حدیث کا کس قدر شوق رکھتے تھے؟

(iii) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نمایاں اوصاف تحریر کریں۔

(iv) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مختصر تعارف بیان کریں۔

(v) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے والد کے قرض کی ادائیگی کیسے کی؟

(vi) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتنے غزوات میں شرکت کی؟

**سوال 3: درج ذیل سوال کا تفصیلاً جواب لکھیں۔** **(5×1=5)**

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ باجماعت نماز کا کس قدر اہتمام کرتے تھے؟

www.ilmkidunya.com

## (3) حضرت اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

**سوال 1:** حضرت اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شخصیت پر جامع نوٹ لکھیں۔

**جواب:**

**حضرت اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ**

**تعارف:**

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام اَنَسؓ، کنیت ابو حمزہ اور لقب خادمِ رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ حضرت اُمِ سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق بنو نجار سے تھا جو انصار مدینہ کا ایک معزز قبیلہ تھا۔ حضرت اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہجرت نبوی خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے دس سال پہلے مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔

**قبولِ اسلام:**

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبیلہ کے اکثر افراد حضور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے مدینہ منورہ تشریف لانے سے قبل توحید و رسالت کے علم بردار ہو چکے تھے۔ حضرت اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ نے بھی بیعتِ عقبہ ثانیہ سے پیشتر دین اسلام قبول کر لیا تھا۔ حضرت اَنَس کے والد نے اسلام قبول نہیں کیا تھا اور وہ مدینہ منورہ چھوڑ کر چلے گئے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح کیا۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیعت عقبہ ثانیہ میں حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے دستِ مبارک پر مکہ مکرمہ جا کر بیعت کی تھی۔ اس طرح حضرت اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پورا گھر نور ایمان سے روشن تھا۔

**خادمِ رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ:**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مدینہ منورہ میں اقامت اختیار فرمائی تو حضرت اُمِ سُلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لے کر خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئیں اور درخواست کی کہ اَنَس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو اپنی خدمت میں قبول فرما لیجیے۔ آپ نے منظور فرمایا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خادم رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے لقب سے شہرت پائی۔

**حضرت اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا معمول:**

حضرت اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم کی وفات تک اپنے فرض کو نہایت احسن انداز سے انجام دیا، آپ کم و بیش دس برس نبی کریم کی خدمت میں رہے اور آپ کو ہمیشہ اس شرف پر ناز رہا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا معمول تھا کہ فجر کی نماز پہلے درِ اقدس پر حاضر ہو جاتے اور دوپہر کو اپنے گھر واپس آتے، ظہر کے وقت پھر حاضر ہوتے اور عصر تک رہتے، نماز عصر پڑھ کر اپنے گھر کا رخ کرتے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفر و حضر میں ہمیشہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ رہتے تھے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو محبت سے "انہیں" کہہ کر مخاطب فرماتے تھے۔

حضرت اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دس برس نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت کی لیکن اس عرصے میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نہ کبھی خفا ہوئے اور نہ کبھی کسی کام کے بارے میں یہ فرمایا کہ اب تک کیوں نہ ہوا۔

**حضرت اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی دُعا:**

اللہ تعالیٰ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کثیر اولاد سے نوازا تھا اور یہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی دعا کا اثر تھا۔ ایک مرتبہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ حضرت اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان پر تشریف لے گئے۔ اُمِ سُلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے دعا فرمایے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے دیر تک دعا کی اور آخر میں یہ کلمات زبان مبارک سے ارشاد فرمائے:

"اَللّٰہُمَّ اَکْثِرْ مَالَہٗ وَوَلَدَہٗ وَبَارِکْ لَہٗ فِیْمَا اَعْطَیْتَہٗ"

ترجمہ: اے اللہ! انس کے مال میں اضافہ فرما اور اس کی اولاد زیادہ کر اور جو تو نے اس کو عطا فرمایا ہے، اس میں برکت دے۔



www.ilmkidunya.com

(صحیح مسلم:2480)

**حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی دُعا کا اثر:**

حضرت اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ دو باتیں پوری ہوئیں اور تیسری کا منتظر ہوں۔ مال کی یہ حالت تھی کہ انصار میں کوئی شخص ان کے برابر مال دار نہ تھا۔ اولاد میں اس قدر برکت تھی کہ آپ کے بیٹوں، بیٹیوں اور پوتے اور پوتیوں کی تعداد 100 سے زیادہ تھی۔

**حضرت اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد سے محبت:**

حضرت اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی اولاد سے بہت محبت تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکثر اپنے مکان پر رہتے تھے اور اپنے بیٹوں کو خود تعلیم دیتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے تابعین میں خاص عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے جو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعلیم کا اثر تھا۔ تعلیم و تعلم کے علاوہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ماہر تیر انداز بھی تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے بیٹوں کو خود تیر اندازی سکھاتے تھے۔

**سادہ مزاج:**

حضرت اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طبیعت فیاض تھی۔ آپ نہایت ملنسار اور صبر واستقامت والے تھے۔ گفت گو بہت سادہ اور راست گوئی سے فرماتے تھے، ہر فقرہ تین بار دہراتے، کسی کے گھر تشریف لے جاتے تو تین بار اجازت طلب کرتے اور انتہائی سادہ کھانا تناول فرماتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں جو قرب حاصل تھا اس کی وجہ سے ہر شخص آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو محبت اور عزت کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔

**نمایاں اوصاف:**

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حدیث روایت کرنے میں انتہائی اہم مقام حاصل ہے۔ علم وحدیث کی طرح آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو علم فقہ میں بھی کمال حاصل تھا۔ حب رسول خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اتباع سنت، امر بالمعروف اور حق گوئی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نمایاں اوصاف تھے۔

**حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے محبت:**

حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے محبت کا یہ عالم تھا کہ صبح اُٹھ کر کاشانۂ نبوت کی زیارت سے آنکھوں کو ٹھنڈا کرتے تھے، صبح کاذب کی تاریکی میں حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ کم سن بچہ بستر راحت سے اٹھتا اور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا سامان وضو مہیا کرنے کے لیے مسجد نبوی کا راستہ لیتا تھا۔ ایام شباب میں ان کی محبت کی کوئی حد نہ تھی۔ وہ شمع نبوت پر پروانہ وار فریفتہ تھے۔

**کاتبِ حدیث:**

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار ان جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں ہوتا ہے جن کو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حدیث قلم بند کرنے کی تلقین فرمائی اور انھوں نے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے اقوال کو لکھ کر محفوظ فرمایا۔

**وصال:**

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ترانوے (۹۳) ہجری میں وفات پائی۔ وفات سے قبل چند ماہ بیمار رہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گرد شاگردوں اور عقیدت مندوں کا ہجوم رہتا تھا اور دور و نزدیک سے لوگ عیادت کو آتے تھے۔ بصرہ میں وصال فرمانے والے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آخری صحابی رسول ہیں۔

**﴿مختصر سوالات﴾**

**سوال 1: حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مختصر تعارف بیان کریں۔**

**جواب:**

**مختصر تعارف**

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام اَنسؓ، کنیت ابو حمزہ اور لقب خادم رسول خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق بنو نجار سے تھا جو

انصار مدینہ کا ایک معزز قبیلہ تھا۔ حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہجرت نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے دس سال پہلے مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔

**سوال2: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتنے سال نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت کی؟**

**جواب:** **حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت**

حضرت اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم کی وفات تک اپنے فرض کو نہایت احسن انداز سے انجام دیا۔ آپ مسلسل دس برس نبی کریم کی خدمت میں رہے اور آپ کو ہمیشہ اس شرف پر ناز رہا۔

**سوال3: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضری کے حوالے سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کیا معمول تھا؟**

**جواب:** **حضرت اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا معمول**

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا معمول تھا کہ فجر کی نماز پہلے درِاقدس پر حاجر ہو جاتے اور دوپہر کو اپنے گھر واپس آتے، ظہر کے وقت پھر حاضر ہوتے اور عصر تک رہتے، نماز عصر پڑھ کر اپنے گھر کا رخ کرتے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفر و حضر میں ہمیشہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ رہتے تھے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو محبت سے "انہیں" کہہ کر مخاطب فرماتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دس برس نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت کی، لیکن اس عرصے میں آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نہ کبھی خفا ہوئے اور نہ کبھی کسی کام کے بارے میں یہ فرمایا کہ اب تک کیوں نہ ہوا۔

**سوال4: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے کیا دعا فرمائی؟**

**جواب:** **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی دُعا**

ایک مرتبہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان پر تشریف لے گئے۔ اُم سُلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے دعا فرمایئے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے دیر تک دعا کی اور آخر میں یہ کلمات زبان مبارک سے ارشاد فرمائے:

"اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَبَارِكْ لَهٗ فِيْمَا اَعْطَيْتَهٗ"

ترجمہ: اے اللہ! انس کے مال میں اضافہ فرما اور اس کی اولاد زیادہ کر اور جو تونے اس کو عطا فرمایا ہے، اس میں برکت دے۔

(صحیح مسلم:2480)

**سوال5: حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چند صفات بیان کریں۔**

**جواب:** **نمایاں اوصاف**

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حدیث روایت کرنے میں انتہائی اہم مقام حاصل ہے۔ علم و حدیث کی طرح آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو علم فقہ میں بھی کمال حاصل تھا۔ حب رسول خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اتباع سنت، امر بالمعروف اور حق گوئی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نمایاں اوصاف تھے۔

**سوال6: حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وجہ شہرت کیا ہے؟**

**جواب:** **وجہ شہرت**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مدینہ منورہ میں اقامت اختیار فرمائی تو حضرت اُم سُلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لے کر خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئیں اور درخواست کی کہ اَنس (رضی اللہ



www.ilmkidunya.com

تعالیٰ عنہ) کو اپنی خدمت میں قبول فرمالیجیے۔ آپ نے منظور فرمایا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خادمِ رسول خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے لقب سے شہرت پائی۔

**سوال 7: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی دُعا کا کیا اثر ہوا؟**

**جواب:** **دُعا کا اثر**

حضرت اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے کہ دو باتیں پوری ہوئیں اور تیسری کا منتظر ہوں۔ مال کی یہ حالت تھی کہ انصار میں کوئی شخص ان کے برابر مال دار نہ تھا۔ اولاد میں اس قدر برکت تھی کہ آپ کے بیٹوں، بیٹیوں اور پوتے اور پوتیوں کی تعداد 100 سے زیادہ تھی۔

**سوال 8: حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کب ہوئی؟**

**جواب:** **وصال**

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ نے ترانوے (۹۳) ہجری میں وفات پائی۔ وفات سے قبل چند ماہ بیمار رہے، آپ رضی اللہ تعالی عنہ کے گرد شاگردوں اور عقیدت مندوں کا ہجوم رہتا تھا اور دور و نزدیک سے لوگ عیادت کو آتے تھے۔ بصرہ میں وصال فرمانے والے صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنھم میں آپ رضی اللہ تعالی عنہ آخری صحابی رسول ہیں۔

**سوال 9: حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے محبت کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟**

**جواب:** **حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے محبت**

حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے محبت کا یہ عالم تھا کہ صبح اُٹھ کر نشانۂ نبوت کی زیارت سے آنکھوں کو ٹھنڈا کرتے تھے، صبح کاذب کی تاریکی میں حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالی عنھا کا یہ کم سن بچہ بستر راحت سے اٹھتا اور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا سامان وضو مہیا کرنے کے لیے مسجد نبوی کا راستہ لیتا تھا۔ ایام شباب میں ان کی محبت کی کوئی حد نہ تھی۔ وہ شمع نبوت پر پروانہ وار فریفتہ تھے۔

**سوال 10: حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزاج کیسا تھا؟**

**جواب:** **سادہ مزاج**

حضرت اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طبیعت فیاض تھی۔ آپ نہایت ملنسار اور صبر و استقامت والے تھے۔ گفت گو بہت سادہ اور راست گوئی سے فرماتے تھے، ہر فقرہ تین بار دہراتے، کسی کے گھر تشریف لے جاتے تو تین بار اجازت طلب کرتے اور انتہائی سادہ کھانا تناول فرماتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں جو قرب حاصل تھا اس کی وجہ سے ہر شخص آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو محبت اور عزت کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔

**سوال 11: حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اپنی اولاد کے ساتھ محبت کا کیا معمول تھا؟**

**جواب:** **حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد سے محبت**

حضرت اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی اولاد سے بہت محبت تھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکثر اپنے مکان پر رہتے تھے اور اپنے بیٹوں کو خود تعلیم دیتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے تابعین میں خاص عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے جو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعلیم کا اثر تھا۔ تعلیم و تعلم کے علاوہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ماہر تیر انداز بھی تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے بیٹوں کو خود تیر اندازی سکھاتے تھے۔

**سوال 12: حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھرانے نے اسلام کب قبول کیا؟**

**جواب:** **قبولِ اسلام**

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبیلہ کے اکثر افراد حضور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے مدینہ منورہ تشریف لانے سے قبل توحید و رسالت کے علم بردار ہو چکے تھے۔ حضرت اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ نے بیعتِ عقبہ ثانیہ سے پیشتر دین اسلام قبول کر لیا تھا۔ حضرت اَنس کے والد نے اسلام قبول نہیں کیا تھا اور وہ مدینہ منورہ چھوڑ کر چلے گئے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح کیا۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیعت عقبہ ثانیہ میں حضور اکرم خَاتَمُ

www.ilmkidunya.com

النَّبِیِّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے دستِ مبارک پر مکہ مکرمہ جاکر بیعت کی تھی۔ اس طرح حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پورا گھر نور ایمان سے روشن تھا۔

## کثیر الانتخابی سوالات

1۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ہے:

(A) ابو حمزہ (B) ابو بکر (C) ابو ذر (D) ابو صالح

2۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ہیں:

(A) حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا (B) حضرت اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(C) حضرت اُم عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (D) حضرت اسماء ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا

3۔ نبی کریم حضرت اُنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو محبت سے جس نام سے مخاطب فرماتے تھے:

(A) انیس (B) عمیر (C) اویس (D) فضیل

4۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کمال حاصل تھا:

(A) علم حدیث میں (B) علم انساب میں (C) علم نجوم میں (D) علمِ فلکیات میں

5۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب ہے:

(A) خادم رسول (B) امی الامۃ (C) ترجمان القرآن (D) سیف اللہ

6۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق ہے:

(A) قبیلہ اوس سے (B) قبیلہ خزرج سے (C) بنو نجار سے (D) بنو ہوزان سے

7۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے:

(A) مکہ مکرمہ میں (B) مدینہ منورہ میں (C) شام میں (D) کوفہ میں

8۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہجرتِ نبوی سے کتنے سال پہلے پیدا ہوئے؟

(A) 10 سال (B) 12 سال (C) 14 سال (D) 16 سال

9۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ نے دینِ اسلام قبول کر لیا:

(A) بیعت اولیٰ میں (B) بیعت عقبہ ثانیہ میں (C) مکہ میں (D) مدینہ منورہ میں

10۔ حضرت اُمِ سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دوسرا نکاح کیا:

(A) حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (B) حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

(C) حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (D) حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

11۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت کی:

(A) 5 برس (B) 8 برس (C) 10 برس (D) 12 برس

12۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے، بیٹیاں، پوتے اور پوتیوں کی تعداد تھی:

(A) 50 سے زیادہ (B) 80 سے زیادہ (C) 100 سے زیادہ (D) 200 سے زیادہ

13۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ تعلیم و تعلم کے علاوہ ماہر ______ تھے۔

(A) تیر انداز (B) تیراک (C) سپہ سالار (D) نیزہ باز

14۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تلقین فرمائی:

(A) قرآن قلمبند کرنے کی (B) حدیث قلمبند کرنے کی (C) سخاوت کی (D) ان میں سے کوئی نہیں

15۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وفات پائی:

www.ilmkidunya.com

(A) 60ہجری (B) 70ہجری (C) 80ہجری (D) 93ہجری

**16۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وصال فرمایا:**

(A) مکہ میں (B) مدینہ میں (C) بصرہ میں (D) کوفہ میں

**17۔ بصرہ میں وصال فرمانے والے صحابہ میں آخری صحابی رسول خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ہیں:**

(A) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (B) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(C) حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ (D) حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

**18۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طبیعت تھی:**

(A) فیاض (B) کنجوس (C) سخت (D) غصے والی

**کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات**

| 1 | 2 | 3 | 4 | 5 | 6 | 7 | 8 | 9 |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| A | B | A | A | A | C | B | A | B |
| 10 | 11 | 12 | 13 | 14 | 15 | 16 | 17 | 18 |
| A | C | C | A | B | D | C | C | A |

## مشقی سوالات

(i) درست جواب کا انتخاب کریں۔

1۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ہے:
(A) ابو حمزہ (B) ابوبکر (C) ابوتراب (D) ابوصالح

2۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ہیں:
(A) حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا (B) حضرت اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا
(C) حضرت اُم عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (D) حضرت اسماء ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا

3۔ نبی کریم حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو محبت سے کس نام سے مخاطب فرماتے تھے:
(A) انیس (B) عمیر (C) اویس (D) فضیل

4۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کمال حاصل تھا:
(A) علم حدیث میں (B) علم انساب میں (C) علم نجوم میں (D) علمِ فلکیات میں

5۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب ہے:
(A) خادم رسول (B) امی الامۃ (C) ترجمان القرآن (D) سیف اللہ

**مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات**

| 5 | 4 | 3 | 2 | 1 |
|---|---|---|---|---|
| A | A | A | B | A |

(ii) مختصر جواب دیں:

1۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مختصر تعارف بیان کریں۔

جواب: **مختصر تعارف**

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام انسؓ، کنیت ابو حمزہ اور لقب خادم رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ و اصحابہ وسلم ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ حضرت اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق بنو نجار سے تھا جو انصار مدینہ کا ایک معزز قبیلہ تھا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہجرت نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ و اصحابہ وسلم سے دس سال پہلے مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔

2۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتنے سال نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ و اصحابہ وسلم کی خدمت کی؟

جواب: **نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ و اصحابہ وسلم کی خدمت**

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم کی وفات تک اپنا فرض نہایت احسن انداز سے انجام دیا، آپ کم و بیش دس برس نبی کریم کی خدمت میں رہے اور آپ کو ہمیشہ اس شرف پر ناز رہا۔

3۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ و اصحابہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری کے حوالے سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کیا معمول تھا؟

جواب: **حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا معمول**

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا معمول تھا کہ فجر کی نماز پہلے درِ اقدس پر حاجر ہو جاتے اور دوپہر کو اپنے گھر واپس آتے، ظہر کے وقت پھر حاضر ہوتے اور عصر تک رہتے، نماز عصر پڑھ کر اپنے گھر کا رخ کرتے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفر و حضر میں ہمیشہ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com

وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ رہتے تھے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو محبت سے "انہیں" کہہ کر مخاطب فرماتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دس برس نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت کی، لیکن اس عرصے میں آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نہ کبھی خفا ہوئے اور نہ کبھی کسی کام کے بارے میں یہ فرمایا کہ اب تک کیوں نہ ہوا۔

**4۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے کیا دعا فرمائی؟**

**جواب:** <u>**نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی دعا**</u>

ایک مرتبہ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان پر تشریف لے گئے۔ اُم سُلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے دعا فرمایے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے دیر تک دعا کی اور آخر میں یہ کلمات زبان مبارک سے ارشاد فرمائے:

"اَللّٰھُمَّ اَکْثِرْ مَالَہٗ وَوَلَدَہٗ وَبَارِکْ لَہٗ فِیْمَا اَعْطَیْتَہٗ"

ترجمہ: اے اللہ! انس کے مال میں اضافہ فرما اور اس کی اولاد زیادہ کر اور جو تو نے اس کو عطا فرمایا ہے، اس میں برکت دے۔ (صحیح مسلم: 2480)

**5۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چند صفات بیان کریں۔**

**جواب:** <u>**نمایاں اوصاف**</u>

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حدیث روایت کرنے میں انتہائی اہم مقام حاصل ہے۔ علم وحدیث کی طرح آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو علم فقہ میں بھی کمال حاصل تھا۔ حب رسول خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اتباع سنت، امر بالمعروف اور حق گوئی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نمایاں اوصاف تھے۔

**(iii) تفصیلی جواب دیں:**

**1۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شخصیت پر جامع نوٹ لکھیں۔**

**جواب:** دیکھئے تفصیلی سوال نمبر 1

## سرگرمی برائے طلبہ:

**سوال 1: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حیات طیبہ پر مشتمل معلوماتی چارٹ بنائیں جس میں ان کا اسم گرامی، ولدیت، پیدائش و القابات، عمر، احادیث کی تعداد، اولاد، وفات اور امتیازی خصوصیات شامل ہوں۔**

**جواب:** <u>**تعارف**</u>

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام اَنس، کنیت ابو حمزہ اور لقب خادم رسول خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ حضرت اُمّ سُلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق بنو نجار سے تھا جو انصار مدینہ کا ایک معزز قبیلہ تھا۔ حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہجرت نبوی خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے دس سال پہلے مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ترانوے (۹۳) ہجری میں وفات پائی۔ وفات سے قبل چند ماہ بیمار رہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گرد شاگردوں اور عقیدت مندوں کا ہجوم رہتا تھا اور دور ونزدیک سے لوگ عیادت کو آتے تھے۔ بصرہ میں وصال فرمانے والے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آخری صحابی رسول ہیں۔

## برائے اساتذہ کرام:

**سوال 1: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے طلبہ کو آگاہ کریں۔**

جواب: **حضرت انس بن مالک کا تعارف اور تعلیمات**

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ مدینہ میں تشریف لائے تو اس وقت میں دس سال کا تھا۔ سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ جب رسول اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ مدینہ میں تشریف لائے تو اس وقت میری عمر 8 برس تھی تو میری ماں (ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ) مجھے نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے پاس لے گئیں اور عرض کی: یارسول اللہ! انصار کے مردوں اور عورتوں نے آپ کو تحائف پیش کیے اور میرے پاس میرے اس بچے کے علاوہ کوئی چیز نہیں تھی جو میں آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو بطور تحفہ کے پیش کرتی میرے اس بچے کو قبول فرمالیں یہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی خدمت۔ کیا کرے گا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

فخدمت رسول الله خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ عشرين سنين لم يضربني ولم يسبني ولا يعبس في وجهي،

یعنی 10 برس میں نے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی خدمت کی اس پورے عرصے میں کبھی بھی مجھے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے مارا نہ گالی دی اور نہ اپنے چہرے میں شکم لے آئے (تیوری چڑھائی)

(سیر اعلام النبلاء ج4 ص204، تہذیب الکمال للمزی ج1 ص579)

**حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی دعا:**

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں چھوٹا تھا مجھے میری ماں آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں لے گئیں اور کہا یارسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ یہ آپ کا چھوٹا سا خادم ہے اس۔ کے لیے دعا کریں۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔

(اللھم اکثر مالہ وولدہ وادخلہ الجنۃ)

اے اللہ! انس کے مال میں اور اولاد میں برکت دیں اور اس کو جنت میں داخل کرنا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کثرت مال اور اولاد کی دعا تو پوری ہوگئی۔ کہ میرا باغ سال میں دو مرتبہ پھل لاتا ہے اور میری اولاد

(وان ولدى لصلبى مأة وستة وفى رواية ثمانون ولدا منهم ثمانية وسبعون ذكرا وابنتان)

106 اور دوسری روایت میں 78 بیٹے اور 2 بیٹیاں اور تیسری دعا کے پورا ہونے کی امید کرتا ہوں۔

(البدایہ ج5 ص109، الاستیعاب ص91)

ایک اور روایت میں "واطل حیاتہ" کے الفاظ بھی آئے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اے اللہ انس کی عمر بھی لمبی اور دراز فرما تو اللہ تعالیٰ نے ان کی عمر میں برکت دی کہ 103 برس۔ میں وفات ہوئی۔

(سیر اعلام النبلاء ج4 ص204، اسد الغابۃ ج1 ص179)

**انس بن مالک رضی اللہ عنہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی نظر میں:**

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ما رايت احدا اشبه صلاة برسول الله خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ من ابن ام سليم يعني انساً۔

کہ میں نے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی نماز کے زیادہ مشابہ نماز پڑھنے والا ام سلیم کے بیٹے انس کے علاوہ کسی کو نہیں دیکھا۔



www.ilmkidunya.com

(تہذیب الکمال للمزی ج1ص578)

## زیارت رسول خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلَی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ:

حضرت مثنیٰ بن سعید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا:

"مامن لیلۃ الا و انا ارئ فیھا حبیبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم یبکی"

کوئی ایسی رات نہیں گزری جس میں میں نے اپنے محبوب مدنی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلَی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو نہ دیکھا ہو۔ پھر رونے لگے۔ تعجب ہے ان لوگوں پر جنھوں نے نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلَی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خواب میں زیارت کا انکار کیا۔

(البدایہ ج5ص109، سیر اعلام النبلاء ج4ص106)

## سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث کے سننے کے متعلق سوال اور آپ کا جواب:

حضرت حمید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلَی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ایک حدیث بیان فرمائی تو ایک آدمی نے سوال کیا کہ کیا آپ نے یہ حدیث رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلَی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے سنی ہے؟ تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سخت ناراض ہوئے اور فرمایا کہ اللہ کی قسم! ہم تو تمہیں وہ باتیں بیان کرتے ہیں جن کو ہم نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلَی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے سنا۔ (تہذیب الکمال للمزی ج1ص579)

## تعداد روایات:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ مفتی ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے زمانے کے بہت بڑے محدث بھی تھے ان کا شمار کثیر الروایات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں ہوتا ہے۔ جیسا کہ امام ابن الاثیر جزری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے کثیر الروایات ہونے کی طرف اشارہ اپنی کتاب اسد الغابہ میں ان الفاظ (وہو من المکثرین فی الروایۃ عن رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلَی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ۔) میں کیا ہے۔ (اسد الغابۃ ج1ص178)

اور علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور کتاب سیر اعلام النبلاء میں آپ کے متعلق کثیر الروایات ہونے کی تصریح ان۔ الفاظ (الفان ومائتان وستۃ وثمانون) سے کی ہے۔ یعنی 2286 روایات حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں۔ ان میں سے 180 احادیث پر امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ کا اتفاق۔ ہے یعنی دونوں نے ان کو اپنی اپنی کتاب میں درج کیا ہے اور 80 احادیث ان کے علاوہ امام بخاری اپنی کتاب صحیح بخاری اور 90 احادیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب صحیح مسلم میں لائے ہیں۔

(سیر اعلام النبلاء ج4ص207)

## آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایات میں سے چند کا تذکرہ:

حیات انبیاء علیہم السلام فی القبر کے متعلق۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلَی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان نقل کرتے ہیں۔

الانبیاء احیاء فی قبورہم یصلون

کہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبور میں زندہ ہیں اور نمازیں پڑھتے ہیں۔

(مسند ابی یعلیٰ موصلی ص658 رقم 3425)

سماع موتیٰ کے متعلق حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلَی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

العبد اذا وضع فی قبرہ وتولیٰ وذہب اصحابہ حتی انہ یسمع قرع نعالہم اتاہ ملکان

کہ بندہ جب قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی اس سے چلے جاتے ہیں ابھی وہ ان جانے والوں کی جوتیوں کی کھٹکھٹاہٹ۔ ہی سن رہا ہوتا ہے کہ اچانک اس کے پاس دو فرشتے آجاتے ہیں۔

(الحدیث صحیح بخاری ج1 ص178)

نماز، روزہ کے متعلق حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

ثلاث من اخلاق النبوۃ تعجیل الافطار وتاخیر السحور ووضع الید الیمنیٰ علی الیسریٰ فی الصلوۃ تحت السرۃ

کہ تین چیزیں نبوۃ کے اخلاق میں سے ہیں۔ (1) روزہ جلدی افطار کرنا (2) سحری دیر سے کھانا (3) نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھنا۔

(الجوہر النقی ج2 ص32)

**سن اور مقام وفات:**

خادم رسول خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ چراغ علم ہیں جن سے دنیا والے 93 برس اپنے علم کی شمع جلاتے اور تاریکیوں کو روشنی سے بدلتے رہے ان کے۔ دنیائے فانی کو خیر باد کہنے کے سن کے متعلق 3 قول ہیں۔ (ا) 91ھ (2) 92ھ (3) 93ھ آخری قول مشہور ہے اور یہی جمہور کا قول ہے اس حساب سے آپ کی کل عمر 103 برس بنتی ہے۔

www.ilmkidunya.com

یہاں سے کاٹیں

## سیلف ٹیسٹ

وقت: 40 منٹ کل نمبر: 25

**سوال 1: ہر سوال کے لیے چار ممکنہ جوابات (A)، (B)، (C) اور (D) دیے گئے ہیں درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔ (8×1=8)**

(i) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ہے:

(A) ابو حمزہ (B) ابو بکر (C) ابو تراب (D) ابو صالح

(ii) نبی کریم حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو محبت سے جس نام سے مخاطب فرماتے تھے:

(A) انیس (B) عمیر (C) اویس (D) فضیل

(iii) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کمال حاصل تھا:

(A) علم حدیث میں (B) علم انساب میں (C) علم نجوم میں (D) علمِ فلکیات میں

(iv) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب ہے:

(A) خادم رسول (B) امی الامۃ (C) ترجمان القرآن (D) سیف اللہ

(v) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق ہے:

(A) قبیلہ اوس سے (B) قبیلہ خزرج سے (C) بنو نجار سے (D) بنو ہوزان سے

(vi) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے:

(A) مکہ مکرمہ میں (B) مدینہ منورہ میں (C) شام میں (D) کوفہ میں

(vii) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہجرتِ نبوی سے کتنے سال پہلے پیدا ہوئے؟

(A) 10 سال (B) 12 سال (C) 14 سال (D) 16 سال

(viii) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ نے دینِ اسلام قبول کر لیا:

(A) بیعت اولیٰ میں (B) بیعت عقبہ ثانیہ میں (C) مکہ میں (D) مدینہ منورہ میں

**سوال 2: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔ (6×2=12)**

(i) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مختصر تعارف بیان کریں۔

(ii) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے کیا دعا فرمائی؟

(iii) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چند صفات بیان کریں۔

(iv) حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وجہ شہرت کیا ہے؟

(v) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی دُعا کا کیا اثر ہوا؟

(vi) حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کب ہوئی؟

**سوال 3: درج ذیل سوال کا تفصیلاً جواب لکھیں۔ (5×1=5)**



www.ilmkidunya.com

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شخصیت پر جامع نوٹ لکھیں۔

## صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنھن

### (i) حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنھا

﴿تفصیلی سوالات﴾

سوال 1: درج ذیل صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنھن کی شخصیت پر جامع نوٹ لکھیں

- حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا
- حضرت اُمّ عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
- حضرت اسما بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا

جواب: **حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا**

**نام اور کنیت:**

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کا نام برکا اور کنیت اُم ایمن ہے۔ آپ رضی اللہ عنھا حبشہ کی رہنے والی تھیں۔

**حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خادمہ:**

حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنھا نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے والد گرامی حضرت عبداللہ کی خادمہ تھیں۔ حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنھا بچپن سے حضرت عبداللہ کے ساتھ رہیں اور جب ان کا انتقال ہوا تو حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے پاس رہنے لگیں۔

**قبولِ اسلام:**

حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنھا کو بعد میں دائرہ اسلام میں داخل ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ بچپن میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی انھوں نے ہی پرورش کی۔

**حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح:**

حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے شوہر کے انتقال کے بعد ان کا نکاح حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا۔

**ہجرت حبشہ:**

حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے چونکہ شروع میں اسلام قبول کرلیا تھا اور مکہ والوں نے جب آپ پر ظلم و ستم کی حد کردی تو آپ نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے حکم سے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔

**غزوات میں شرکت:**

ہجرت حبشہ کے بعد آپ مدینہ منورہ واپس آئیں تو غزوہ اُحد میں شرکت کی اس موقع پر وہ لوگوں کو پانی پلاتیں اور زخمیوں کی تیمارداری کرتی تھیں۔ غزوہ خیبر میں بھی شریک ہوئیں۔

**نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے وصال پر رونے کا سبب:**

11 ہجری میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے وصال فرمایا تو حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنھا سخت مغموم تھیں اور رو رہی تھیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سمجھایا کہ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے لیے اللہ تعالیٰ کے پاس بہتر چیز موجود ہے فرمانے لگیں: یہ خوب معلوم ہے اور یہ رونے کا سبب بھی نہیں، میں تو اس لیے رو رہی ہوں کہ اب وحی کا سلسلہ منقطع ہوگیا ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اس جواب کا اس قدر اثر ہوا کہ وہ بھی ان کے ساتھ مل کر زار و قطار رونے لگے۔

**حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد:**

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے دو بیٹے تھے، حضرت ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے شوہر سے تھے۔ وہ صحابی رسول تھے اور غزوہ خیبر میں شہید ہوئے۔ دوسرے بیٹے حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ



www.ilmkidunya.com

وَسَلَّمَ کے محبوب خاص تھے۔ نہایت جلیل القدر صحابی تھے اور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو ان سے بہت محبت تھی۔

**نمایاں اوصاف:**

حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ سے چند حدیثیں روایت کی ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نہایت عمدہ اخلاق کی مالک تھیں۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ ان کی نہایت عزت کرتے۔

**حضرت اُمِّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت:**

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ فرماتے تھے ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا میری ماں ہیں۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ اکثر ان کے مکان پر خود تشریف لے جاتے۔

## حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

**نام اور کنیت:**

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام نسیبہ اور کنیت ام عمارہ تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تعلق قبیلہ بنو نجار سے تھا۔

**قبولِ اسلام:**

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیعت عقبہ میں شرکت کی۔ بیعت عقبہ میں 73 مرد اور 2 عورتیں شامل تھیں۔ حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بھی ان ہی میں شمار ہوتا ہے۔

**غزوہ اُحد میں شرکت:**

غزوہ اُحد میں شریک ہوئیں اور نہایت بہادری سے لڑیں۔ وہ مشک میں پانی بھر کر لوگوں کو پلا رہی تھیں تو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے پاس پہنچیں اور سینہ سپر ہو گئیں، کفار جب نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ پر حملہ کرتے تھے تو تیر اور تلوار سے روکتی تھیں۔ غزوہ اُحد میں اُنھوں نے ایک کافر کو قتل کیا تھا۔

**حضرت اُمِّ عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت:**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے:

کہ میں نے احد میں اُم عمّارہ کو اپنے دائیں اور بائیں لڑتے ہوئے دیکھا۔

**غزوات میں شرکت:**

حضرت اُمِ عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیعتِ رضوان، غزوہ خیبر اور فتح مکہ میں بھی شرکت کی۔

**جنگِ یمامہ میں شرکت:**

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں یمامہ کی جنگ پیش آئی۔ یہ جنگ مسلیمہ کذاب کے خلاف لڑی گئی جو نبوت کا جھوٹا دعوے دار تھا۔ حضرت اُمِ عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے ایک بیٹے حبیب کو لے کر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ روانہ ہوئیں۔ جب مسلیمہ کذاب نے ان کے بیٹے کو شہید کر دیا تو انھوں نے منت مانی کہ یا مسلیمہ کذاب قتل ہوگا یا وہ خود جان دے دیں گی۔ یہ کہہ کر تلوار کھینچ لی اور میدان جنگ کی طرف روانہ ہوئیں اور اس بہادری سے مقابلہ کیا کہ انھیں کئی زخم آئے، یہاں تک کہ ایک ہاتھ کٹ گیا۔ اس جنگ میں مسلیمہ کذاب بھی مارا گیا۔

**وصال:**

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے چند احادیث مروی ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات 13 ہجری میں مدینہ منورہ میں ہوئی اور انھیں جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

## حضرت اسماء ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا

**نام اور لقب:**

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام اسماء اور لقب ذات النطاقین ہے۔

**ولادت:**

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت ابو بکر صدیق خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی بیٹی ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہجرت سے 27 سال قبل مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئیں۔

**قبولِ اسلام:**

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے شوہر کی طرح قبول اسلام میں سبقت کی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ایمان لانے والوں میں اٹھارواں نمبر تھا۔

**ہجرت مدینہ میں حضرت اسماء کا کردار:**

جب نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی، تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رفیق سفر تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ دوپہر کو ان کے گھر تشریف لائے اور ہجرت کا خیال ظاہر فرمایا۔ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سفر کا سامان تیار کیا، دو تین دن کا کھانا ساتھ رکھا، نطاق (کمر بند) جس کو عرب عورتیں کمر پر لپیٹتی ہیں پھاڑ کر اس سے برتن کا منہ باندھا، یہ وہ شرف تھا جس کی بنا پر آج تک ان کو ذات النطاقین (دو کمر بند والی) کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

**حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت:**

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا مدینہ منورہ پہنچ کر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور قبا میں قیام کیا۔ یہاں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے، ان کو لے کر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے عبداللہ کو گود میں لیا گھٹی دی اور ان کے لیے دعا فرمائی۔

**حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت و بزرگی:**

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت و بزرگی کا ہر شخص معترف ہے۔ خلافت راشدہ کے بعد حجاز کے بڑے علاقے پر ان کی حکومت قائم ہوئی۔ اس لیے تمام دنیائے اسلام نے ان کی صدا پر لبیک کہی۔

**حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت:**

عہد بنو امیہ میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید کر دیے گئے۔ حجاج بن یوسف نے ان کی لاش کو سولی پر لٹکا دیا۔ تین دن گزرنے پر حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کنیز کو ساتھ لے کر اپنے بیٹے کی لاش پر آئیں لاش اُلٹی لٹکی تھی دل تھام کر اس منظر کو دیکھا اور نہایت استقلال سے کہا "کیا اس سوار کے گھوڑے سے اترنے کا ابھی وقت نہیں آیا"

**حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نمایاں اوصاف:**

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نیک طبع خاتون تھیں، حق گوئی ان کا خاص شعار تھا۔ نہایت صابرہ تھیں۔ حجاج بن یوسف جیسے ظالم اور جابر کے سامنے وہ حق گوئی سے کام لیتی تھیں۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت ایک ماں کے لیے قیامت تھی لیکن اس میں انھوں نے جس عزم وہمت، صبر و تحمل اور استقلال سے کام لیا اس کی مثال تاریخ میں بہت کم ملتی ہے۔ حد درجہ خود دار، باہمت اور تواضع وانکسار کی پیکر تھیں۔

**وصال:**

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے چھپن (56) احادیث روایت کی ہیں۔ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے تہتر (73) ہجری میں 100 سال کی عمر میں وفات پائی۔

**مختصر سوالات**

**سوال 1: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے وصال کے وقت حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے رونے کا سبب کیا تھا؟**

**جواب:** **حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے رونے کا سبب**

11 ہجری میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے وصال فرمایا تو حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سخت مغموم تھیں اور رو رہی تھیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سمجھایا کہ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے لیے اللہ تعالیٰ

کے پاس بہتر چیز موجود ہے فرمانے لگیں: یہ خوب معلوم ہے اور یہ رونے کا سبب بھی نہیں، میں تو اس لیے رو رہی ہوں کہ اب وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے۔
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اس جواب کا اس قدر اثر ہوا کہ وہ بھی ان کے ساتھ مل کر زار و قطار رونے لگے۔

**سوال 2: حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اسلام کے لیے دو خدمات بیان کریں۔**

**جواب:** **اسلام کے لیے خدمات**

حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اسلام کے لیے خدمات درج ذیل ہیں:

- آپ نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی پرورش کی۔
- آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا غزوات میں شرکت کرتیں زخمیوں کو پانی پلاتیں اور ان کی تیمارداری کرتیں۔

**سوال 3: حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام کیا تھا اور آپ کا تعلق کس قبیلہ سے تھا؟**

**جواب:** **نام اور قبیلہ**

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام نسیبہ اور کنیت ام عمارہ تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تعلق قبیلہ بنو نجار سے تھا۔

**سوال 4: ہجرتِ مدینہ میں حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کیا کردار ادا کیا؟**

**جواب:** **ہجرتِ مدینہ میں حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کردار**

جب نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی، تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رفیق سفر تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ دوپہر کو ان کے گھر تشریف لائے اور ہجرت کا خیال ظاہر فرمایا۔ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سفر کا سامان تیار کیا، دو تین دن کا کھانا ساتھ رکھا، نطاق (کمر بند) جس کو عرب عورتیں کمر پر پیٹتی ہیں پھاڑ کر اس سے برتن کا منہ باندھا، یہ وہ شرف تھا جس کی بنا پر آج تک ان کو ذات النطاقین (دو کمر بند والی) کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

**سوال 5: حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نمایاں اوصاف تحریر کریں۔**

**جواب:** **نمایاں اوصاف**

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اوصاف درج ذیل ہیں:

- نیک طبع خاتون
- حق گوئی
- حد درجہ خود دار
- باہمت
- تواضع و انکسار کی پیکر

**سوال 6: حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت بیان کریں۔**

**جواب:** **حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت**

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ فرماتے تھے ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا میری ماں ہیں۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اکثر و بیشتر ان کے مکان پر خود تشریف لے جاتے۔

**سوال 7: حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام اور کنیت بتائیں۔**

**جواب:** **نام اور کنیت**

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام برکہ اور کنیت اُم ایمن ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا حبشہ کی رہنے والی تھیں۔

**سوال 8: حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟**

**جواب:** **حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد**

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دو بیٹے تھے، حضرت ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے شوہر سے تھے۔ وہ صحابی رسول تھے اور غزوہ خیبر میں شہید ہوئے۔ دوسرے بیٹے حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے محبوب خاص تھے۔ نہایت جلیل القدر صحابی تھے اور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو ان سے بہت محبت تھی۔



www.ilmkidunya.com

**سوال 9:　حضرت اُمِّ عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسلام کب قبول کیا؟**

**جواب:**　**قبولِ اسلام**

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیعتِ عقبہ میں شرکت کی۔ بیعت عقبہ میں 73 مرد اور 2 عورتیں شامل تھیں۔ حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بھی ان ہی میں شمار ہوتا ہے۔

**سوال 10:　حضرت اُمِّ عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا غزوہ احد میں کیا کردار ہے؟**

**جواب:**　**غزوہ اُحد میں کردار**

غزوہ اُحد میں شریک ہوئیں اور نہایت بہادری سے لڑیں۔ وہ مشک میں پانی بھر کر زخمیوں کو پلا رہی تھیں تو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے پاس پہنچیں اور سینہ سپر ہو گئیں، کفار جب نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر حملہ کرتے تھے تو تیر اور تلوار سے روکتی تھیں، غزوہ احد میں انہوں نے ایک کافر کو قتل کیا تھا۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے:

کہ میں نے احد میں اُمِ عمّارہ کو اپنے دائیں اور بائیں لڑتے ہوئے دیکھا۔

**سوال 11:　حضرت اُمِّ عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جنگِ یمامہ میں کیا کردار ادا کیا؟**

**جواب:**　**جنگِ یمامہ میں شرکت**

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں یمامہ کی جنگ پیش آئی۔ یہ جنگ مسلیمہ کذاب کے خلاف لڑی گئی جو نبوت کا جھوٹا دعوے دار تھا۔ حضرت اُمِ عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے ایک بیٹے حبیب کو لے کر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ روانہ ہوئیں۔ جب مسلیمہ کذاب نے ان کے بیٹے کو شہید کر دیا تھا انھوں نے منت مانی کہ یا مسلیمہ کذاب قتل ہو گا یا وہ خود جان دے دیں گی۔ یہ کہ کر تلوار کھینچ لی اور میدان جنگ کی طرف روانہ ہوئیں اور اس بہادری سے مقابلہ کیا کہ انھیں کئی زخم آئے، یہاں تک کہ ایک ہاتھ کٹ گیا۔ اس جنگ میں مسلیمہ کذاب بھی مارا گیا۔

**سوال 12:　حضرت اُمِّ عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات کب ہوئی؟**

**جواب:**　**وصال**

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے چند احادیث مروی ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات 13 ہجری میں مدینہ منوارہ میں ہوئی اور انھیں جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

**سوال 13:　حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کب پیدا ہوئی؟**

**جواب:**　**ولادت باسعادت**

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت ابو بکر صدیق خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی بیٹی ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہجرت سے 27 سال قبل مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئیں۔

**سوال 14:　حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسلام کب قبول کیا؟**

**جواب:**　**قبولِ اسلام**

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے شوہر کی طرح قبول اسلام میں سبقت کی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ایمان لانے والوں میں اٹھارواں نمبر تھا۔

**سوال 15:　حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت پر حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کیا کہا؟**

**جواب:**　**حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت**

عہد بنو امیہ میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید کر دیے گئے۔ حجاج بن یوسف نے ان کی لاش کو سولی پر لٹکا دیا۔ تین دن گزرنے پر حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کنیز کو ساتھ لے کر اپنے بیٹے کی لاش پر آئیں لاش اُلٹی لٹکی تھی دل تھام کر اس منظر کو دیکھا اور نہایت استقلال سے کہا کہ "اس سوار کے گھوڑے سے اترنے کا ابھی وقت نہیں آیا"

**﴿کثیر الانتخابی سوالات﴾**

1۔　**حضرت اُمِ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا آبائی علاقہ تھا:**

(A) شام　　(B) مصر　　(C) حبشہ　　(D) ایران

2- حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے غزوات میں خدمت سر انجام دی:

| | | | |
|---|---|---|---|
| (A) زخموں کو پانی پلانے کی | (B) دشمن کا مقابلہ کرنے کی | (C) زرہ تیار کرنے کی | (D) تیر اندازی کی |

3- جنگِ یمامہ میں شہید ہونے والے، حضرت اُم عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے:

| | | | |
|---|---|---|---|
| (A) بیٹے | (B) بھائی | (C) شوہر | (D) غلام |

4- حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی ہیں:

| | |
|---|---|
| (A) حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا | (B) حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا |
| (C) حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا | (D) حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا |

5- حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بیٹے کا نام تھا:

| | |
|---|---|
| (A) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ | (B) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ |
| (C) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ | (D) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ |

6- حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام ہے:

| | | | |
|---|---|---|---|
| (A) برقا | (B) نسیبہ | (C) سفیہ | (D) عطیہ |

7- حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا خادمہ تھیں:

(A) حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

(B) حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے والد گرامی کی

| | |
|---|---|
| (C) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی | (D) حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی |

8- حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح ہوا:

| | |
|---|---|
| (A) حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے | (B) حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے |
| (C) حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے | (D) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے |

9- حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بیٹے کا نام ہے:

| | |
|---|---|
| (A) حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے | (B) حضرت اُسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے |
| (C) حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے | (D) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے |

10- حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ فرماتے تھے کہ اُمِّ ایمن میری:

| | | | |
|---|---|---|---|
| (A) بہن ہیں | (B) بیٹی ہیں | (C) ماں ہیں | (D) خالہ ہیں |

11- حضرت اُم عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام ہے:

| | | | |
|---|---|---|---|
| (A) برقا | (B) عطیہ | (C) صفیہ | (D) نسیبہ |

12- حضرت اُم عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قبیلہ تھا:

| | | | |
|---|---|---|---|
| (A) قریش | (B) اوس | (C) خزرج | (D) بنو نجار |

13- حضرت اُم عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بیٹے کا نام ہے:

| | |
|---|---|
| (A) حضرت حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے | (B) حضرت اُسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے |
| (C) حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے | (D) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے |

14- جنگِ یمامہ کے سپہ سالار ہیں:

| | |
|---|---|
| (A) حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے | (B) حضرت اُسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے |
| (C) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے | (D) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے |

15- کس جنگ میں مسلیمہ کذاب مارا گیا؟

| | | | |
|---|---|---|---|
| (A) جنگِ موتہ | (B) جنگِ یمامہ | (C) جنگِ صفین | (D) جنگِ جمل |

16- حضرت اُم عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وفات پائی:



www.ilmkidunya.com

(A) 10ہجری (B) 11ہجری (C) 12ہجری (D) 13ہجری

17۔ حضرت اُم عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہاں وفات پائی؟

(A) مکہ میں (B) مدینہ میں (C) شام میں (D) مصر میں

18۔ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا لقب ہے:

(A) ذات النطاقین (B) خادمِ رسول خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

(C) اُمِّ عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (D) اُمِّ ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا

19۔ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والد کا نام ہے:

(A) حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (B) حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

(C) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (D) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

20۔ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہاں پیدا ہوئیں؟

(A) مکہ مکرمہ میں (B) مدینہ منورہ میں (C) طائف میں (D) عراق میں

21۔ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہجرت سے کتنے برس پہلے پیدا ہوئی؟

(A) 25سال (B) 27سال (C) 29سال (D) 30سال

22۔ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شوہر کا نام ہے:

(A) حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (B) حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

(C) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (D) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

23۔ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ایمان لانے والوں میں نمبر تھا:

(A) دسواں (B) پندرہواں (C) اٹھارہواں (D) بیسواں

24۔ ہجرتِ مدینہ کے بعد حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے قیام کیا:

(A) تبوک میں (B) طائف میں (C) حنین میں (D) قبا میں

25۔ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کیا:

(A) یزید نے (B) حجاج بن یوسف نے (C) معاویہ نے (D) امر بن سعد نے

26۔ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے احدیث مروی ہیں:

(A) 56 (B) 65 (C) 75 (D) 85

27۔ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وفات پائی:

(A) 70ہجری میں (B) 73ہجری میں (C) 75ہجری میں (D) 77ہجری میں

28۔ وفات کے وقت حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر تھی:

(A) 80سال (B) 100سال (C) 120سال (D) 125سال

## کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

| 14 | 13 | 12 | 11 | 10 | 9 | 8 | 7 | 6 | 5 | 4 | 3 | 2 | 1 |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| C | A | D | D | C | B | B | B | A | A | D | A | A | C |
| 28 | 27 | 26 | 25 | 24 | 23 | 22 | 21 | 20 | 19 | 18 | 17 | 16 | 15 |
| B | B | A | B | D | C | A | B | A | B | A | B | D | B |

## مشقی سوالات

(i) درست جواب کا انتخاب کریں:

1۔ حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا آبائی علاقہ تھا:
(A) شام (B) مصر (C) حبشہ (D) ایران

2۔ حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے غزوات میں خدمت سرانجام دی:
(A) زخمیوں کو پانی پلانے کی (B) دشمن کا مقابلہ کرنے کی (C) زرہ تیار کرنے کی (D) تیر اندازی کی

3۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے، حضرت اُم عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے:
(A) بیٹے (B) بھائی (C) شوہر (D) غلام

4۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بیٹی ہیں:
(A) حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (B) حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
(C) حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (D) حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا

5۔ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بیٹے کا نام تھا:
(A) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (B) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(C) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (D) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ

### مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

| 5 | 4 | 3 | 2 | 1 |
|---|---|---|---|---|
| A | D | A | A | C |

(ii) مختصر جواب دیں:

1۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے وصال کے وقت حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے رونے کا سبب کیا تھا؟

جواب: **حضرت اُمِّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے رونے کا سبب**

11 ہجری میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے وصال فرمایا تو حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سخت مغموم تھیں اور رو رہی تھیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سمجھایا کہ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے لیے اللہ تعالیٰ کے پاس بہتر چیز موجود ہے فرمانے لگیں: یہ خوب معلوم ہے اور یہ رونے کا سبب بھی نہیں، میں تو اس لیے رو رہی ہوں کہ اب وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اس جواب کا اس قدر اثر ہوا کہ وہ بھی ان کے ساتھ مل کر زار و قطار رونے لگے۔

2۔ حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اسلام کے لیے دو خدمات بیان کریں۔

جواب: **اسلام کے لیے خدمات**

حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اسلام کے لیے خدمات درج ذیل ہیں:
- آپ نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی پرورش کی۔
- آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا غزوات میں شرکت کرتیں زخمیوں کو پانی پلاتیں اور ان کی تیمارداری کرتیں۔

3۔ حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام کیا تھا اور آپ کا تعلق کس قبیلہ سے تھا؟

جواب: **نام اور قبیلہ**

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام نسیبہ اور کنیت ام عمارہ تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تعلق قبیلہ بنو نجار سے تھا۔

4۔ ہجرتِ مدینہ میں حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کیا کردار ادا کیا؟

جواب: **ہجرتِ مدینہ میں حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کردار**

جب نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی، تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رفیق سفر تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى



www.ilmkidunya.com

اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ دوپہر کو ان کے گھر تشریف لائے اور ہجرت کا خیال ظاہر فرمایا۔ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سفر کا سامان تیار کیا، دو تین دن کا کھانا ساتھ رکھا، نطاق (کمر بند) جس کو عرب عورتیں کمر پر پیٹتی ہیں پھاڑ کر اس سے برتن کا منہ باندھا، یہ وہ شرف تھا جس کی بنا پر آج تک ان کو ذات النطاقین (دو کمر بند والی) کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

5۔ **حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نمایاں اوصاف تحریر کریں۔**

**جواب:**

**نمایاں اوصاف**

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اوصاف درج ذیل ہیں:

- نیک طبع خاتون
- حق گوئی
- حد درجہ خوددار
- باہمت
- تواضع وانکسار کی پیکر

(iii) **تفصیلی جواب دیں:**

1۔ **درج ذیل صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی شخصیت پر جامع نوٹ لکھیں۔**

- **حضرت اُم عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا**
- **حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا**
- **حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا**

**جواب:** دیکھئے تفصیلی سوال نمبر 1

## سرگرمی برائے طلبہ:

**سوال 1: مذکورہ صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی حیات طیبہ پر مشتمل معلومات چارٹ بنائیں جس میں ان کے اسمائے گرامی، ولدیت، پیدائش و القاب، قبیلہ، عمر، اولاد، وفات اور امتیازی خصوصیات شامل ہیں۔**

**جواب:**

**تعارف**

**حضرت اُمِّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا:**

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام برکۃ اور کنیت اُم ایمن ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا حبشہ کی رہنے والی تھیں۔ حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے والد گرامی حضرت عبداللہ کی خادمہ تھیں۔ حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا بچپن سے حضرت عبداللہ کے ساتھ رہیں اور جب ان کا انتقال ہوا تو حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس رہنے لگیں۔

**حضرت اُمِّ عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا:**

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام نسیبہ اور کنیت ام عمارہ تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تعلق قبیلہ بنو نجار سے تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیعت عقبہ میں شرکت کی۔ بیعت عقبہ میں 73 مرد اور 2 عورتیں شامل تھیں۔ حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بھی ان ہی میں شمار ہوتا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے چند احادیث مروی ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات 13 ہجری میں مدینہ منوارہ میں ہوئی اور انھیں جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

**حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا:**

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام اسماء اور لقب ذات النطاقین ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت ابو بکر صدیق خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بیٹی ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہجرت سے 27 سال قبل مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئیں۔ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے شوہر کی طرح قبول اسلام میں سبقت کی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ایمان لانے والوں میں اٹھارواں نمبر تھا۔ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے چھپن (56) احادیث روایت کی ہیں۔ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے تہتر (73) ہجری میں 100 سال کی عمر میں وفات پائی۔

## برائے اساتذہ کرام:

**سوال 1: مذکورہ صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی زندگی سے ہم کیسی راہ نمائی حاصل کرسکتے ہیں؟ کمرا جماعت میں تبادلہ خیال کروایا جائے۔**

**جواب:** اس کے کام کے بارے میں طلباء کی رہنمائی فرماتے ہوئے اساتذہ ان کو آگاہ کریں اور ان کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

**سوال 2: مذکورہ صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے حالات زندگی تفصیل سے طلبہ کو بتائیں۔**



www.ilmkidunya.com

**جواب:** اساتذہ کرام مذکورہ صحابیات کے حالاتِ زندگی سے متعلق طلبا کو تفصیل سے آگاہ کریں۔

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com

یہاں سے کاٹیں

## سیلف ٹیسٹ

وقت: 40 منٹ

کل نمبر: 25

**سوال 1: ہر سوال کے لیے چار ممکنہ جوابات (A)، (B)، (C) اور (D) دیے گئے ہیں درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔** **(8×1=8)**

**(i) حضرت اُمِ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا آبائی علاقہ تھا:**

(A) شام (B) مصر (C) حبشہ (D) ایران

**(ii) حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے غزوات میں خدمت سرانجام دی:**

(A) زخمیوں کو پانی پلانے کی (B) دشمن کا مقابلہ کرنے کی (C) زرہ تیار کرنے کی (D) تیر اندازی کی

**(iii) جنگ یمامہ میں شہید ہوئے، حضرت اُم عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے:**

(A) بیٹے (B) بھائی (C) شوہر (D) غلام

**(iv) حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام ہے:**

(A) برقا (B) نسیبہ (C) سفیہ (D) عطیہ

**(v) حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ فرماتے تھے کہ اُمّ ایمن میری:**

(A) بہن ہیں (B) بیٹی ہیں (C) ماں ہیں (D) خالہ ہیں

**(vi) حضرت اُم عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام ہے:**

(A) برقا (B) عطیہ (C) صفیہ (D) نسیبہ

**(vii) حضرت اُم عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قبیلہ تھا:**

(A) قریش (B) اوس (C) خزرج (D) بنونجار

**(viii) کس جنگ میں مسلیمہ کذاب مارا گیا؟**

(A) جنگِ موتہ (B) جنگِ یمامہ (C) جنگِ صفین (D) جنگِ جمل

**سوال 2: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔** **(6×2=12)**

(i) حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اسلام کے لیے دو خدمات بیان کریں۔

(ii) حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام کیا تھا اور آپ کا تعلق کس قبیلہ سے تھا؟

(iii) ہجرتِ مدینہ میں حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کیا کردار ادا کیا؟

(iv) حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نمایاں اوصاف تحریر کریں۔

(v) حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام اور کنیت بتائیں۔

(vi) حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

**سوال 3: درج ذیل سوال کا تفصیلاً جواب لکھیں۔** **(5×1=5)**

درج ذیل صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنھن کی شخصیت پر جامع نوٹ لکھیں۔

- حضرت اُم عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
- حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا
- حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا

www.ilmkidunya.com

# صُوفیہ کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم

## (i) حضرت سید عبد اللطیف کاظمی رحمۃ اللہ علیہ

### تفصیلی سوالات

**سوال 1:** درج ذیل شخصیات پر نوٹ لکھیں۔

- حضرت سید عبد اللطیف کاظمی رحمۃ اللہ علیہ
- حضرت مولانا عبد الرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ
- حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ

**جواب:** **سید عبد اللطیف کاظمی رحمۃ اللہ علیہ (امام بری)**

**ولادت:**

حضرت سید عبد اللطیف امام بری کاظمی رحمۃ اللہ علیہ 1617 عیسوی اور 1026 میں ضلع چکوال کے علاقے چولی کر سال میں پیدا ہوئے۔

**آباؤ اجداد کا تعارف:**

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی کا اسم مبارک سید سخی محمود بادشاہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ اور والدہ ماجدہ کا نام سیدہ غلام فاطمہ کاظمی رحمۃ اللہ علیھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی بھی اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ ولی تھے۔

**ابتدائی تعلیم:**

حضرت امام بری سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی سے حاصل کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد نے فقہ وحدیث اور دیگر علوم اسلامی کی تعلیم نجف اشرف عراق سے حاصل کی۔ سید محمود بادشاہ رحمۃ اللہ علیہ جو نجف اشرف سے فارغ التحصیل تھے انھوں نے اپنے بیٹے کی تعلیم وتربیت میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی تھی۔

**لقب:**

آپ رحمۃ اللہ علیہ بری امام (امام البر خشکی کے امام) کے لقب سے زیادہ مشہور ہیں۔

**تبلیغ دین:**

حضرت سید عبد اللطیف کاظمی قادری رحمۃ اللہ علیہ نے بہت سے علاقوں کا تبلیغی دورہ کیا جن میں کشمیر، بدخشاں، بخارا، مشہد، بغداد اور دمشق شامل ہیں۔

**مکہ اور مدینہ:**

آپ رحمۃ اللہ علیہ حج کی غرض سے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ گئے اور تقریباً 25 سال کی عمر میں واپس تشریف لائے۔

**ہندوؤں کو مسلمان کیا:**

حضرت سید عبد اللطیف کاظمی قادری رحمۃ اللہ علیہ نے نور پور شاہاں میں قیام کے دوران میں اسلامی تعلیمات کے ذریعے سے لاتعداد ہندوؤں کے دلوں میں اسلام کی شمع روشن کی۔

**وصال:**

حضرت شاہ عبد اللطیف رحمۃ اللہ علیہ کا وصال 1117 ہجری بمطابق 1706ء میں نور پور شاہاں اسلام آباد میں ہوا۔

**حضرت مولانا عبد الرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ**

**نام اور لقب:**

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام عبد الرحمٰن اور لقب جامی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد کا اسم گرامی مولانا نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ تھا۔

**ولادت:**

مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ 23 شعبان 817 ہجری بمطابق 1414ء کو ہرات (افغانستان) میں پیدا ہوئے۔

**عشق حقیقی:**

آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے۔ مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ ذوق لطیف سے مالا مال تھے۔ آپ کے دل میں عشق حقیقی سمایا ہوا تھا۔

**نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے عقیدت ومحبت:**



www.ilmkidunya.com

مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ کو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ذات اقدس سے بہت زیادہ عقیدت و محبت تھی۔ انھوں نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہی کی محبت میں نعتیہ کلام بھی لکھا ہے۔ ان کی فارسی میں معروف نعت کا شعر ہے:

اے نسیما جانب بطحا گزری کن
ز احوالم محمد را خبر کن

اے بادِ نسیم جب تیرا گزر بطحا سے گزر ہو

میرے احوال (حالات) محمد خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں بیان کرنا
(نفحات الانس فی مجالس القدس:260)

**نمایاں اوصاف:**

آپ رحمۃ اللہ علیہ صیح معنوں میں تواضع اور عجز وانکسار کے حامل انسان تھے۔ ترک ریا، نفس کشی اور خلوص جیسی خوبیاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قول عمل سے نمایاں تھیں۔ احکام شریعت کے سخت پابند تھے اور اپنے پیروکاروں کو بھی اس کی تبلیغ کرتے تھے۔ مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ مظلوموں کے مددگار تھے، اگر کسی کو محتاج پاتے تو خفیہ طور پر اس کی مدد کرتے۔

**علم النحو کا امام:**

قرآن مجید کو سمجھنے کے لیے جن علوم کا جاننا ضروری ہے ان میں علم النحو سرفہرست ہے۔ مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ کو علم النحو کا امام تسلیم کیا جاتا ہے۔

**مشہور تصنیف:**

علم النحو میں "شرح ملا جامی" آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور تصنیف ہے۔

**معاشرتی رہنمائی:**

مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف شہروں میں مساجد، مدارس اور خانقاہیں تعمیر کیں اور ان کا انتظام چلانے کے لیے بہت سی املاک بھی وقف کیں۔

**امر بالمعروف ونہی عن المنکر:**

آپ رحمۃ اللہ علیہ بڑے لوگوں اور بالخصوص بادشاہوں کی خوشامد اور چاپلوسی سے متنفر تھے، بلکہ انھیں ہمیشہ نیکی پر کاربند رہنے کے لیے خط لکھا کرتے تھے، چناں چہ ایک خط میں بادشاہ وقت کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں کہ:

"اے بادشاہ! تو جس تاج و تخت کا دلدادہ ہے وہ ناپائیدار ہے۔ یہ زندگی فنا ہونے والی ہے۔ نہ یہ زمانہ رہے گا نہ یہ زمین، جہاں تک ہو سکے دنیا میں نیکی کر لے، کیوں کہ یہی کام آنے والی ہے۔"

**وصال:**

مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ نے اس فانی دنیا میں 81 برس گزار کر 18 محرم الحرام 898 ہجری، بمطابق 14 نومبر 1492ء کو جمعہ کے دن وفات پائی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار ہرات افغانستان میں ہے۔

## حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

**تعارف:**

حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جن کا اصل نام سید عثمان مروندی تھا، سندھ میں مدفون ایک مشہور صوفی بزرگ ہیں۔ ان کا مزار سندھ کے علاقے سیہون شریف میں ہے۔

**ولادت:**

لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 538 ہجری بمطابق 1143ء مروند یا میوند (موجودہ آذربائیجان یا افغانستان) میں ہوئی۔ لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ شجرہ نسب تیرہ واسطوں سے حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچتا ہے۔

**آباؤ اجداد:**

آپ کے والد گرامی کا نام ابراہیم کبیر الدین اور والدہ کا نام ماجدہ کبیر الدین تھا۔ آپ کے والدین زہد و تقوی کی بدولت مشہور تھے اور درس و تدریس سے وابستہ تھے۔ آپ کے آباؤ اجداد عراق سے ہجرت کر کے ایران سے ہوتے ہوئے افغانستان میں آباد ہوئے۔ آپ نے بھی مسلم دنیا گھوم کر سیہون شریف (سندھ) کو پسند فرمایا، یہاں آباد ہوئے اور یہیں پر مدفون ہوئے۔

**نمایاں اوصاف:**

شیخ مروندی رحمۃ اللہ علیہ خاندانی اعتبار سے اعلیٰ نسب رکھتے تھے۔ اس لیے صالحیت و سخا کے بہت سے خصائص ان کے خاندان میں منتقل ہو گئے تھے۔ آپ کی والدہ کے متعلق مشہور ہے کہ رات کی تاریکی میں بیٹھ کر رویا کرتی تھیں۔ آپ فرماتی تھیں:

"اللہ کے خوف سے رونے والا دوزخ میں نہ جائے گا۔"

ان کی ذات خشیت الٰہی کا پیکر تھی۔ رات کا زیادہ تر حصہ عبادت میں گزارتیں۔

**ابتدائی تعلیم:**

حضرت عثمان بن کبیر المعروف شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ نے سات سال کی عمر ہی میں قرآن مجید حفظ کر لیا تھا۔ قرآن مجید حفظ کرنے کے بعد آپ نے بہت ہی قلیل عرصے میں مروجہ عربی و فارسی علوم میں بھی مکمل دسترس حاصل کر لی۔

بچپن میں ابتدائی منزلیں اپنے والد محترم کے سائے میں طے کیں۔ آپ کے والد مشائخ تبریز میں بڑا درجہ رکھتے تھے۔ ان کی نگرانی میں آپ کی نشو نما ہوئی اور تعلیم و تربیت کا اہتمام ہوا۔

**اہل اللہ کی صحبتیں:**

صاحب علم و فضل والد کی وجہ سے سید عثمان مروندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اہل اللہ کی صحبتیں بچپن سے میسر آئی تھیں۔ آپ سیر و سیاحت کرتے ہوئے حضرت ولی قندر رحمت اللہ علی کی خدمت میں پہنچے۔ ان کی ہدایت پر آپ نے سندھ میں قیام فرمایا۔

**تبلیغ اسلام:**

حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ نے بندگان خدا کو سیدھی راہ دکھائی۔ ان کے اخلاق کو سنوارا، انسانوں کے دلوں میں نیکی اور سچائی کی لگن پیدا کی اور ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور پیار سے رہنا سکھایا۔ ہزاروں لوگوں نے آپ کے ہاتھ سے ہدایت پائی اور بہت سے بھٹکے ہوئے لوگوں کا رشتہ اللہ تعالیٰ سے جوڑا۔ آپ عرصہ دراز تک سندھ میں اسلام کی تبلیغ کرتے رہے۔

**وصال:**

آپ کا وصال 21 شعبان المعظم 673 ہجری میں ہوا۔ آپ کا مزار سیہون (سندھ) میں ہے۔

**﴿مختصر سوالات﴾**

**سوال 1: حضرت شاہ عبد اللطیف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بری امام کیوں کہا جاتا ہے؟**

**جواب:** **بری امام**

آپ رحمۃ اللہ علیہ بری امام (امام البر خشکی کے امام) کے لقب سے زیادہ مشہور ہیں۔

**سوال 2: حضرت مولانا عبد الرحمٰن جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے عقیدت و محبت بیان کریں۔**

**جواب:** **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے عقیدت و محبت**

مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ کو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی ذات اقدس سے بہت زیاد و عقیدت و محبت تھی۔ انھوں نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ہی کی محبت میں نعتیہ کلام بھی لکھا ہے۔ ان کی فارسی میں معروف نعت کا شعر ہے:

نسیما! جانب بطحا گزری کن
زاحوالم محمد را خبر کن

اے بادِ نسیم جب تیرا ادھر بطحا سے گزر ہو

میرے احوال (حالات) محمد خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں بیان کرنا
(نفحات الانس فی مجالس القدس: 260)

**سوال 3: حضرت مولان عبد لرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب کا نام لکھیں۔**

**جواب:** **مشہور تصنیف**

علم النحو میں "شرح ملا جامی" آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور تصنیف ہے۔

**سوال 4: حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب کن سے ملتا ہے؟**

**جواب:** **سلسلہ نسب**

حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ شجرہ نسب تیرہ واسطوں سے حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچتا ہے۔



www.ilmkidunya.com

**سوال 5: حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے تعلیمی حالات مختصراً بیان کریں۔**

**جواب:**

**تعلیمی حالات**

حضرت عثمان بن کبیر المعروف شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ نے سات سال کی عمر ہی میں قرآن مجید حفظ کر لیا تھا۔ قرآن مجید حفظ کرنے کے بعد آپ نے بہت ہی قلیل عرصے میں مروجہ عربی و فارسی علوم میں بھی مکمل دسترس حاصل کر لی۔

بچپن میں ابتدائی منزلیں اپنے والد محترم کے سائے میں طے کیں۔ آپ کے والد مشائخ تبریز میں بڑا درجہ رکھتے تھے۔ ان کی نگرانی میں آپ کی نشو نما ہوئی اور تعلیم و تربیت کا اہتمام ہوا۔

**سوال 6: حضرت شاہ عبد اللطیف کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کب اور کہاں پیدا ہوئے؟**

**جواب:**

**ولادت**

حضرت سید عبد اللطیف امام بری کاظمی رحمۃ اللہ علیہ 1617 عیسوی اور 1026 میں ضلع چکوال کے علاقے چولی کرسال میں پیدا ہوئے۔

**سوال 7: حضرت شاہ عبد اللطیف کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد اور والدہ کا کیا نام ہے؟**

**جواب:**

**والد اور والدہ کا نام**

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی کا اسم مبارک سید سخی محمود بادشاہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ اور والدہ ماجدہ کا نام سیدہ غلام فاطمہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی بھی اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ ولی تھے۔

**سوال 8: حضرت شاہ عبد اللطیف کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کن علاقوں کا تبلیغی دورہ کیا؟**

**جواب:**

**تبلیغی دورہ**

حضرت سید عبد اللطیف کاظمی قادری رحمۃ اللہ علیہ نے بہت سے علاقوں کا تبلیغی دورہ کیا جن میں کشمیر، بدخشاں، بخارا، مشہد، بغداد اور دمشق شامل ہیں۔

**سوال 9: حضرت عبد اللطیف کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال کب ہوا؟**

**جواب:**

**وصال**

حضرت شاہ عبد اللطیف رحمۃ اللہ علیہ کا وصال 1117 ہجری بمطابق 1706ء میں نور پور شاہاں اسلام آباد میں ہوا۔

**سوال 10: حضرت مولانا عبد الرحمٰن جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مختصر تعارف بیان کریں۔**

**جواب:**

**تعارف**

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام عبد الرحمٰن اور لقب جامی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد کا اسم گرامی مولانا نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ 23 شعبان 817 ہجری بمطابق 1414ء کو ہرات (افغانستان) میں پیدا ہوئے۔

**سوال 11: حضرت مولانا عبد الرحمٰن جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نمایاں اوصاف بتائیں۔**

**جواب:**

**نمایاں اوصاف**

آپ رحمۃ اللہ علیہ صیح معنوں میں تواضع اور عجز و انکسار کے حامل انسان تھے۔ ترک ریا، نفس کشی اور خلوص جیسی خوبیاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قول فعل سے نمایاں تھیں۔ احکام شریعت کے سخت پابند تھے اور اپنے پیروکاروں کو بھی اس کی تبلیغ کرتے تھے۔ مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ مظلوموں کے مددگار تھے، اگر کسی کو محتاج پاتے تو خفیہ طور پر اس کی مدد کرتے۔

**سوال 12: حضرت مولانا عبد الرحمٰن جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بادشاہ وقت کو کیا خط لکھا؟**

**جواب:**

**بادشاہ وقت کو تنبیہ**

آپ رحمۃ اللہ علیہ بڑے لوگوں اور بالخصوص بادشاہوں کی خوشامد اور چاپلوسی سے متنفر تھے، بلکہ انھیں ہمیشہ نیکی پر کاربند رہنے کے لیے خط لکھا کرتے تھے، چناں چہ ایک خط میں بادشاہ وقت کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں کہ:

"اے بادشاہ! تو جس تاج و تخت کا دلدادہ ہے وہ ناپائیدار ہے۔ یہ زندگی فنا ہونے والی ہے۔ نہ یہ زمانہ رہے گا نہ یہ زمین، یہاں تک ہو سکے دنیا میں نیکی کر لے، کیوں کہ یہی کام آنے والی ہے۔"

**سوال 13: حضرت مولانا عبد الرحمٰن جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کس کا امام تسلیم کیا جاتا ہے؟**

**جواب:**

**علم النحو کا امام**

قرآن مجید کو سمجھنے کے لیے جن علوم کا جاننا ضروری ہے ان میں علم النحو سرفہرست ہے۔ مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ کو علم النحو کا امام تسلیم کیا جاتا ہے۔

**سوال 14: حضرت مولانا عبد الرحمٰن جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال کب ہوا؟**

www.ilmkidunya.com

**جواب:**　**وصال**

مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ نے اس فانی دنیا میں 81 برس گزار کر 18 محرم الحرام 898 ہجری، بمطابق 14 نومبر 1492ء کو جمعہ کے دن وفات پائی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار ہرات افغانستان میں ہے۔

**سوال15: حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مختصر تعارف بیان کریں۔**

**جواب:**　**تعارف**

حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جن کا اصل نام سید عثمان مروندی تھا، سندھ میں مدفون ایک مشہور صوفی بزرگ ہیں۔ ان کا مزار سندھ کے علاقے سیہون شریف میں ہے۔

لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 538 ہجری بمطابق 1143ء مروند یا میوند (موجودہ آذربائیجان یا افغانستان) میں ہوئی۔ لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ شجرہ نسب تیرہ واسطوں سے حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچتا ہے۔

**سوال16: حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے آباؤ اجداد کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟**

**جواب:**　**آباؤ اجداد کا تعارف**

آپ کے والد گرامی کا نام ابراہیم کبیر الدین اور والدہ کا نام ماجدہ کبیر الدین تھا۔ آپ کے والدین زہد و تقوی کی بدولت مشہور تھے اور درس و تدریس سے وابستہ تھے۔ آپ کے آباؤ اجداد عراق سے ہجرت کر کے ایران سے ہوتے ہوئے افغانستان میں آباد ہوئے۔ آپ نے بھی مسلم دنیا گھوم کر سیہون شریف (سندھ) کو پسند فرمایا، یہاں آباد ہوئے اور یہیں پر مدفون ہوئے۔

شیخ مروندی رحمۃ اللہ علیہ خاندانی اعتبار سے اعلیٰ نسب رکھتے تھے۔ اس لیے صالحیت وسخا کے بہت سے خصائص ان کے خاندان میں منتقل ہو گئے تھے۔ آپ کی والدہ کے متعلق مشہور ہے کہ رات کی تاریکی میں بیٹھ کر رویا کرتی تھیں۔ آپ فرماتی تھیں:

"اللہ کے خوف سے رونے والا دوزخ میں نہ جائے گا۔"

ان کی ذات خشیت الٰہی کا پیکر تھی۔ رات کا زیادہ تر حصہ عبادت میں گزارتیں۔

**سوال17: حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تبلیغ اسلام میں کیا کردار ادا کیا؟**

**جواب:**　**تبلیغ اسلام**

حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ نے بندگان خدا کو سیدھی راہ دکھائی۔ ان کے اخلاق کو سنوارا، انسانوں کے دلوں میں نیکی اور سچائی کی لگن پیدا کی اور ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور پیار سے رہنا سکھایا۔ ہزاروں لوگوں نے آپ کے ہاتھ سے ہدایت پائی اور بہت سے بھٹکے ہوئے لوگوں کا رشتہ اللہ تعالیٰ سے جوڑا۔ آپ عرصہ دراز تک سندھ میں اسلام کی تبلیغ کرتے رہے۔

**سوال18: حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال کب ہوا؟**

**جواب:**　**وصال**

آپ کا وصال 21 شعبان المعظم 673 ہجری میں ہوا۔ آپ کا مزار سیہون (سندھ) میں ہے۔

**کثیر الانتخابی سوالات**

1۔ **حضرت سید عبد اللطیف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تبلیغ سے مسلمان ہوئے:**

(A) ہندو　(B) مسیحی　(C) مجوسی　(D) سکھ

2۔ **حضرت مولانا جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو امام تسلیم کیا جاتا ہے:**

(A) علمِ نحو کا　(B) علمِ صرف کا　(C) علمِ کلام کا　(D) علمِ نجوم کا

3۔ **حضرت مولانا عبد الرحمٰن جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرشد تھے:**

(A) حضرت خواجہ عبد اللہ احرار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ　(B) حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(C) حضرت بو علی قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ　(D) حضرت خواجہ بختیار کاکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

4۔ **حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ کے فرمان کے مطابق، اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونے والا:**

(A) دوزخ میں نہ جائے گا　(B) رزق میں اضافہ پائے گا　(C) دنیا میں عزت پائے گا　(D) مصیبتوں سے محفوظ رہے گا

www.ilmkidunya.com

5۔ حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا اصل نام ہے:
(A) عثمان مروندی　(B) بو علی قلندر　(C) زید مروندی　(D) عبد الرحمٰن

6۔ حضرت سید عبد اللطیف امام بری کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پیدا ہوئے:
(A) 1617 عیسوی　(B) 1620 عیسوی　(C) 1625 عیسوی　(D) 1663 عیسوی

7۔ حضرت سید عبد اللطیف امام بری کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہاں پیدا ہوئے:
(A) افغانستان　(B) چکوال　(C) سندھ　(D) لاہور

8۔ حضرت سید عبد اللطیف امام بری کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد کا نام ہے:
(A) سید احمد بادشاہ کاظمی　(B) سید عبد الرحمٰن بادشاہ کاظمی　(C) سید سخی محمود بادشاہ کاظمی　(D) سید نور بادشاہ کاظمی

9۔ حضرت سید عبد اللطیف امام بری کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ کا نام ہے:
(A) سیدہ کنیز فاطمہ کاظمی　(B) سیدہ کنیز زینب کاظمی　(C) سیدہ غلام زینب کاظمی　(D) سیدہ غلام فاطمہ کاظمی

10۔ حضرت سید عبد اللطیف امام بری کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ابتدائی تعلیم حاصل کی:
(A) اپنے والد سے　(B) سید عثمان علی ہجویری　(C) مولانا عبد الرحمٰن جامی　(D) خواجہ عبید اللہ

11۔ حضرت سید بادشاہ محمود کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فارغ التحصیل تھے:
(A) نجف اشرف　(B) مدینہ یونیورسٹی　(C) جامعۃ الازہر　(D) آکسفورڈ یونیورسٹی

12۔ حضرت سید عبد اللطیف کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا لقب ہے:
(A) گنج شکر　(B) داتا صاحب　(C) امام بری　(D) زندہ پیر

13۔ حضرت سید عبد اللطیف کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ہوا:
(A) 1706 عیسوی میں　(B) 1710 عیسوی میں　(C) 1712 عیسوی میں　(D) 1715 عیسوی میں

14۔ حضرت سید عبد اللطیف کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال کس ہجری میں ہوا؟
(A) 1115 میں　(B) 1117 میں　(C) 1120 میں　(D) 1122 میں

15۔ حضرت سید عبد اللطیف کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال کہاں ہوا؟
(A) ہرات میں　(B) نور پور شاہاں میں　(C) افغانستان میں　(D) مدینہ میں

16۔ حضرت مولانا عبد الرحمٰن جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد کا نام ہے؟
(A) محمود کاظمی　(B) نظام الدین　(C) کبیر الدین　(D) عثمان ندوی

17۔ حضرت مولانا عبد الرحمٰن جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہاں پیدا ہوئے؟
(A) ہرات میں　(B) اسلام آباد میں　(C) سندھ میں　(D) مدینہ میں

18۔ حضرت مولانا عبد الرحمٰن جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کب پیدا ہوئے؟
(A) 1410 عیسوی میں　(B) 1412 عیسوی میں　(C) 1414 عیسوی میں　(D) 1416 عیسویں

19۔ شرح ملا جامی مشہور تصنیف ہے:
(A) حضرت عبد اللطیف کاظمی　(B) مولانا عبد الرحمٰن جامی　(C) لعل شہباز قلندر　(D) ابنِ عربی

20۔ حضرت مولانا عبد الرحمٰن جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کتنے سال کی عمر میں وفات پائی؟
(A) 70 سال　(B) 75 سال　(C) 81 سال　(D) 90 سال

21۔ حضرت مولانا عبد الرحمٰن جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کب وفات پائی؟
(A) 1480 میں　(B) 1485 میں　(C) 1490 میں　(D) 1492 میں

22۔ حضرت مولانا عبد الرحمٰن جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار ہے
(A) ہرات میں　(B) اسلام آباد میں　(C) ترکی میں　(D) عراق میں

www.ilmkidunya.com

23۔ حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار ہے:

(A) ہرات میں (B) سیہون شریف (C) ترکی میں (D) عراق میں

24۔ حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہاں پیدا ہوئے؟

(A) مروند میں (B) سیہون شریف (C) ترکی میں (D) عراق میں

25۔ حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کب پیدا ہوئے؟

(A) 1135 میں (B) 1140 میں (C) 1143 میں (D) 1145 میں

26۔ حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد کا نام ہے:

(A) محمود بادشاہ (B) نظام الدین (C) کبیر الدین (D) ابنِ عربی

27۔ حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والدین کہاں سے ہجرت کر کے افغانستان میں آباد ہوئے؟

(A) مکہ سے (B) مدینہ سے (C) عراق سے (D) ترکی سے

28۔ حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قرآن مجید حفظ کر لیا:

(A) پانچ سال کی عمر میں (B) سات سال کی عمر میں (C) نو سال کی عمر میں (D) گیارہ سال کی عمر میں

29۔ حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کس کے کہنے پر سندھ میں قیام فرمایا؟

(A) کبیر الدین کے کہنے پر (B) بو علی قلندر کے کہنے پر (C) ابنِ عربی کے کہنے پر (D) ابنِ رشد کے کہنے پر

30۔ حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال کب ہوا؟

(A) 670 ہجری میں (B) 671 ہجری میں (C) 672 ہجری میں (D) 673 ہجری میں

## کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

| 15 | 14 | 13 | 12 | 11 | 10 | 9 | 8 | 7 | 6 | 5 | 4 | 3 | 2 | 1 |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| B | B | A | C | A | A | D | C | B | A | A | A | A | A | A |
| 30 | 29 | 28 | 27 | 26 | 25 | 24 | 23 | 22 | 21 | 20 | 19 | 18 | 17 | 16 |
| D | B | B | C | C | C | A | B | A | D | C | B | C | A | B |

www.ilmkidunya.com

## مشقی سوالات

(i) درست جواب کا انتخاب کریں۔

1۔ حضرت شاہ عبداللطیف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تبلیغ سے مسلمان ہوئے:
(A) ہندو (B) عیسائی (C) مجوسی (D) سکھ

2۔ حضرت مولانا جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو امام تسلیم کیا جاتا ہے:
(A) علم نحو کا (B) علم صرف کا (C) علم کلام کا (D) علم نجوم کا

3۔ حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرشد تھے:
(A) حضرت خواجہ عبداللہ احرار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (B) حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
(C) حضرت بو علی قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (D) حضرت خواجہ بختیار کاکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

4۔ حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ کے فرمان کے مطابق، اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونے والا:
(A) دوزخ میں نہ جائے گا (B) رزق میں اضافہ پائے گا (C) دنیا میں عزت پائے گا (D) مصیبتوں سے محفوظ رہے گا

5۔ حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا اصل نام ہے:
(A) عثمان مروندی (B) بو علی قلندر (C) زید مروندی (D) عبدالرحمٰن

(ii) مختصر جواب دیجیے۔

1۔ حضرت شاہ عبداللطیف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بری امام کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: **بری امام**

آپ رحمۃ اللہ علیہ بری امام (امام البر خشکی کے امام) کے لقب سے زیادہ مشہور ہیں۔

2۔ حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے عقیدت و محبت بیان کریں۔

جواب: **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے عقیدت و محبت**

مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ کو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی ذات اقدس سے بہت زیادہ عقیدت و محبت تھی۔ انھوں نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اسی کی محبت میں نعتیہ کلام بھی لکھا ہے۔ ان کی فارسی میں معروف نعت کا شعر ہے:

نسیما! جانب بطحا گزری کن
زاحوالم محمد راخبر کن

اے بادِ نسیم جب تیرا شہر بطحا سے گزر ہو

میرے احوال (حالات) محمد خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں بیان کرنا (نفحات الانس فی مجالس القدس:260)

3۔ حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب کا نام لکھیں۔

جواب: **مشہور تصنیف**

علم النحو میں "شرح ملا جامی" آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور تصنیف ہے۔

4۔ حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب کن سے ملتا ہے؟

جواب: **سلسلہ نسب**

حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ شجرہ نسب تیرہ واسطوں سے حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچتا ہے۔

5۔ حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے تعلیمی حالات مختصراً بیان کریں۔

جواب: **تعلیمی حالات**

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com

حضرت عثمان بن کبیر المعروف شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ نے سات سال کی عمر ہی میں قرآن مجید حفظ کر لیا تھا۔ قرآن مجید حفظ کرنے کے بعد آپ نے بہت ہی قلیل عرصے میں مروجہ عربی وفارسی علوم میں بھی مکمل دسترس حاصل کرلی۔
بچپن میں ابتدائی منزلیں اپنے والد محترم کے سائے میں طے کیں۔ آپ کے والد مشائخ تبریز میں بڑا درجہ رکھتے تھے۔ ان کی نگرانی میں آپ کی نشوونما ہوئی اور تعلیم وتربیت کا اہتمام ہوا۔

(iii) **تفصیلی جواب دیں:**

1۔ **درج ذیل شخصیات پر نوٹ لکھیں۔**

- **مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ**
- **حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ**
- **حضرت شاہ عبداللطیف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ**

**جواب:** دیکھئے تفصیلی سوال نمبر 1

## سرگرمیاں برائے طلبہ

**سوال 1: مذکورہ صوفیا کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے مختصر حالات زندگی پر مشتمل معلوماتی چارٹ بنائیں جس میں ان کے اسمائے گرامی ولدیت، پیدائش و القابات، عمر، تصانیف اور وفات اور خدمات وغیرہ شامل ہوں۔**

**جواب:**

**تعارف**

**حضرت سید عبداللطیف کاظمی رحمۃ اللہ علیہ:**

حضرت سید عبداللطیف امام بری کاظمی رحمۃ اللہ علیہ 1617 عیسوی اور 1026 میں ضلع چکوال کے علاقے چولی کرسال میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی کا اسم مبارک سید سخی محمود بادشاہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ اور والدہ ماجدہ کا نام سیدہ غلام فاطمہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی بھی اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ ولی تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بری امام (امام البر خشکی کے امام) کے لقب سے زیادہ مشہور ہیں۔ حضرت شاہ عبداللطیف رحمۃ اللہ علیہ کا وصال 1117 ہجری بمطابق 1706ء میں نور پور شاہاں اسلام آباد میں ہوا۔

**حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ:**

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام عبدالرحمٰن اور لقب جامی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد کا اسم گرامی مولانا نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ 23 شعبان 817 ہجری بمطابق 1414ء کو ہرات (افغانستان) میں پیدا ہوئے۔ قرآن مجید کو سمجھنے کے لیے جن علوم کا جاننا ضروری ہے ان میں علم النحو سرفہرست ہے۔ مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ کو علم النحو کا امام تسلیم کیا جاتا ہے۔ علم النحو میں "شرح ملا جامی" آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور تصنیف ہے۔ مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ نے اس فانی دنیا میں 81 برس گزار کر 18 محرم الحرام 898 ہجری، بمطابق 14 نومبر 1492ء کو جمعہ کے دن وفات پائی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار ہرات افغانستان میں ہے۔

**حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ:**

حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جن کا اصل نام سید عثمان مروندی تھا، سندھ میں مدفون ایک مشہور صوفی بزرگ ہیں۔ ان کا مزار سندھ کے علاقے سیہون شریف میں ہے۔ لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 538 ہجری بمطابق 1143ء مروند یا میوند (موجودہ آذربائیجان یا افغانستان) میں ہوئی۔ لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ شجرہ نسب نو واسطوں سے حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچتا ہے۔ آپ کا وصال 21 شعبان المعظم 673 ہجری میں ہوا۔ آپ کا مزار سیہون (سندھ) میں ہے۔

**سوال 2: مذکورہ شخصیات کے اخلاق وکردار پر مبنی واقعات اور ان سے حاصل ہونے والے عملی اسباق تلاش کر کے اپنے ہم جماعت ساتھیوں کے سامنے پیش کریں۔**

**جواب:** اس کے کام کے بارے میں طلباء کی رہنمائی فرماتے ہوئے اساتذہ ان کو آگاہ کریں اور ان کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

**سوال 3: صوفیا کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کی تعلیمات کی روشنی میں موجودہ دور کے مسائل کے حل کے لیے تجاویز پر گفتگو کریں۔**

**جواب:**

**تعلیاتِ صوفیہ اور مسائل کا حل**

فطری طور پر انسان دو چیزوں کا مرکب ہے۔ نسیان اور اُنس۔ انسان جب بھولتا ہے تو اسے دوسروں کا سہارا لینا پڑتا ہے کیونکہ الگ تھلک رہ کر اور دوسرے افراد کا تعاون حاصل کیے بغیر کسی فرد کا زندگی بسر کرنا ممکن نہیں۔ اسی طرح انسان کو محبت و شفقت کی ضرورت ہوتی ہے جس کے لیے اسے معاشرے میں رہنا پڑتا ہے۔ لہٰذا باہمی ہمدردی اور اخلاق حسنہ یا محبت و اخوت کی دولت صوفیاء کرام کے ذریعے اسلامی معاشروں میں پروان چڑھی۔ کیونکہ صوفیاء بے لوث انسانیت کی مدد

www.ilmkidunya.com

کرتے ہیں اور خود غرضی، مایوسی، بخیلی اور برے اخلاق سے پاک ہوتے ہیں نیز انہی کی بدولت برصغیر سمیت پوری دنیا میں بہت سے غیر مسلم لوگوں نے اسلام قبول کیا۔

دورِ حاضر میں اسلام سے دوری کے باعث معاشرہ افراتفری، اضطراب اور ذہنی پراگندگی کا شکار ہو چکا ہے۔ خلاؤں کو مسخر کرنے والا اپنے ہمسائے سے بے خبر ہو چکا ہے۔ تعصب، بے راہ روی اور بغض نے افراد کو ایک دوسرے سے دور کر دیا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اخلاقی تربیت کا اہتمام ہو اور صوفیاء یا روحانی الذہن افراد ہی اس معاشرے کو صالح بنا سکتے ہیں جو کہ شریعت محمدی خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ پر مکمل عمل پیرا ہوئے ہیں۔ ان مسائل کا ایک ہی حل ہے کہ کتاب و سنت کی طرف رجوع کیا جائے۔ اللہ کے ہو متقی اور صالح بندے جو نفسیانی خواہشات سے نجات حاصل کر چکے ہیں ان کی صحبت، مجلس اور قربت حاصل کی جائے۔ صوفیاء انسان دوست ہوتے ہیں وہ ہر مذہب کے لوگوں کو مخلوقِ الٰہی سمجھتے ہوئے ان سے محبت اور پیار کرتے ہیں۔ صوفیانہ تعلیمات اور تصوف کا طریق ہی ہمارے معاشرتی مسائل کو حل کر سکتا ہے۔ مثال کے طور پر ہمارا ایک بڑا مسئلہ غربت ہے اور اس کا حل بھی صوفیاء بتاتے ہیں اسی طرح فحاشی و عریانی، دولت کی ہوس، تکبر و حسد اور حقوق اللہ یا حقوق العباد کو اہمیت نہ دینا جیسے مسائل کا حل صوفیاء کے ہاں موجود ہے۔ صوفیاء کے نزدیک غربت سے بچنے کا علاج یہ ہے کہ ہر معاملے میں اللہ پر توکل کریں اور صبر و شکر کا دامن تھامے رکھیں اور یہی اسلام کا حکم ہے۔ حضرت سہل فرماتے ہیں متوکل کی دو قسمیں ہیں۔ نہ کسی سے مانگے اور نہ ہی جمع کرے۔ دوسرا یہ کہ فحاشی و عریانی سے نجات کے لیے صوفیاء نے خلوت نشینی کا حل بتایا ہے اور بد نظیر سے بچنے کی تلقین کی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کچھ عرصے کی گوشہ نشینی میں راحت و سکون ہے۔ اسی طرح مال و دولت کی حرص و ہوس کو ختم کرنے کا صوفیاء نے یہ حل بتایا ہے کہ انسان قناعت اور میانہ روی اختیار کرے۔ سورہ فرقان میں مال کو میانہ روی سے خرچ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اگر حدیث کے مطابق دیکھا جائے تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا غنی ہونا مال کی کثرت کی وجہ سے ہیں بلکہ نفس اور سوچ کا غنی ہونا حقیقی امارت ہے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ عاجزی و انکساری، مہمان نوازی، لنگر خانوں کا قیام، تزکیہ نفس اور صبر و شکر جیسی صفات کو اپنا کر ہم صوفیاء کے نقش قدم پر چل سکتے ہیں نیز ہمارے معاشرتی مسائل مسائل کا حل بھی صوفیاء کی تعلیمات میں مضمر ہے۔ صوفیانہ تعلیم کے بارے میں جاننے کے ساتھ ساتھ ہمیں صوفی اور تصوف کے بارے میں بھی آگاہی ہونی چاہیے۔

**تصوف کا تعارف:**

نماز کے روحانی اثرات تصوت کی کتب کی روشنی میں بیان کرنے سے قبل ہمارے لیے یہ جاننا ضروری ہے کہ کیا بذات خود تصوف قرآن و سنت کے ارشادات کے عین مطابق کوئی شے ہے یا نہیں؟ آیئے تصوف کا تعارف یا علم الاحسان کا اختصار کے ساتھ جائزہ لیں۔

**لفظ تصوف کی وضاحت اور مشتقات:**

دیکھا جائے تو تصور اعلیٰ اخلاق کو اختیار کر کے اپنے ظاہر اور باطن (من) کو پاکیزہ کرنے کا نام ہے۔ اس کے علاوہ جسے اللہ دل کی پاکیزگی اور طہارت عطا کرے وہ صوفی کہلاتا ہے۔ لفظِ تصوف پر روشنی ڈالتے ہوئے اس کے لغوی معنی و مفہوم کی مختصر وضاحت کی جائے گی۔

تصوف باب تفعّل سے ہے۔ یہ لفظ صفا سے مشتق ہے اس کا معنی صفائی اور طہارت ہے۔ (کشف المحجوب) اس نقطہ نظر کے مطابق تصوف ان تعلیمات کا نام ہے جن کے ذریعے نفس اور قلب و ذہن کی پاکیزگی حاصل ہو۔

حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شہرۂ آفاق تصنیف کشف المحجوب میں شیخ حصری کا یہ قول نقل کیا ہے۔

التصوف صفاء السرمن كدورة المخالفة (۱)

”دل یا باطن کو مخالفت حق کی کدورت اور سیاہی سے پاک وصاف کر دینے کا نام تصوف ہے۔

رسالہ قشیریہ میں ہے کہ لفظ تصوف، صوف سے نکلا ہے جس کا معنی اون کا لباس ہے جو انبیاء اور بزرگان دین پہنا کرتے تھے، لوگ ان کی تعلیمات پر عمل کرتے تھے سو تصوف کا لفظ اسی لباس کی وجہ سے مشہور ہو گیا۔

امام ابو القاسم قشیری فرماتے ہیں:

تصوف اذا لبس الصوف كما يقال تقمص اذا لبس القميص

”تصوف اس وقت کہا جاتا جب کسی نے صوف کا لباس پہنا جیسے کسی کو قمیص پہننے پر تقمص کہا جاتا ہے۔“

شیخ غیاث الدین فرماتے ہیں، چونکہ گزشتہ زمانے میں مردان حق عجز و انکساری کے باعث اونی لباس پہننے لگے تھے، ان مقدس ہستیوں کے اعمال و افعال کو تصوف کا نام دے دیا گیا۔“

**تصوف کی ضرورت و اہمیت:**

اس میں کوئی شک نہیں کہ تصوف اسلام کی روح ہے اور اہل تصوف یا صوفیاء کرام کی بدولت ہی اسلام کی تبلیغ اور نشر و اشاعت کا سلسلہ جو چلتا رہا ہے اس نے انسانی دلوں پر بڑے گہرے اثرات چھوڑے ہیں۔ انہی نیک اور صالحین بندوں کے نقش قدم پر چلنے کا نام ہی تصوف ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد فرمایا گیا:

اِہْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝



www.ilmkidunya.com

”اے اللہ تعالیٰ ہمیں سیدھا راستہ دکھادے۔“

مگر سیدھا راستہ کون سا ہے اس کی نشاندہی بھی اللہ تعالیٰ نے سورہ فاتحہ کی اگلی آیت میں واضح کردی کہ سیدھا راستہ نہ قرآن کا راستہ ہے اور نہ حدیث کا راستہ کیونکہ قرآن و حدیث بھی کسی کامل رہنما بندے کے بغیر سمجھ میں نہیں آسکتا اس لیے فرمایا سیدھا راستہ نیک بندوں کی پیروی کرنا ہے۔

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ○

”ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے اپنا انعام کیا ہے نہ کہ ان کا جن پر تو نے غضب کیا اور نہ گمراہوں کا راستہ دکھانا۔“

لہٰذا انعام یافتہ بندوں کے راستے پر چلنا سیدھا راستہ ہے اور یہی تصوف کا مطالبہ اور مقصد ہے۔

یہاں تک کہ سورہ نساء میں اللہ رب العزت نے انہی انعام یافتہ بندوں کا واضح طور پر تذکرہ بھی فرما دیا ہے تفسیر القرآن بالقرآن کا نام بھی دیا جاتا ہے ارشاد فرمایا:

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا○

”اور جو کوئی اللہ اور رسول کی اطاعت کرے تو یہی لوگ روز قیامت ان ہستیوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے خاص انعام فرمایا ہے جو کہ انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین ہیں اور یہ بہت اچھے ساتھی ہیں“۔

اس آیت کریمہ میں انعام یافتہ بندوں سے مراد انبیاء، صادقین، شہداء اور صالح بندوں کی جماعت ہے۔ لہٰذا صالحین بندے تصوف کے مزرے میں آتے ہیں۔ یہ ایسے بندے ہیں جن کو دنیا کی مال و متاع سے کچھ رغبت نہیں۔

**حدیث جبریل اور تصوف:**

تصوف کو علم الاحسان بھی کہا جاتا ہے اور یہ نام بھی حدیث جبرائیل سے اخذ کیا گیا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس حدیث کے راوی ہیں۔ فرماتے ہیں کہ ایک دن آنحضرت خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ لوگوں میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے پاس آیا (جو کہ جبرائیل علیہ السلام تھے) اور پوچھنے لگا کہ ایمان کسے کہتے ہیں۔

”جب پوچھا گیا کہ ایمان کیا ہے تو سرکار دو عالم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ایمان یہ ہے کہ تم اللہ کے وجود اور اس کی واحدانیت پر ایمان لاؤ اور اس وحدانیت پر ایمان لاؤ اور اس کے فرشتوں کے وجود پر اور اس اللہ کی ملاقات کے برحق ہونے پر اور اس کے رسولوں کے برحق ہونے پر اور مرنے کے بعد دوبارہ اٹھنے پر ایمان لاؤ پھر اس نے پوچھا اسلام کیا ہے؟ حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے جواب دیا اسلام یہ ہے کہ تم خالص اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ کا فرض ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھا کرو“۔

ایمان میں عقائد اور اسلام میں فقیہ کے معاملات کو واضح کر دیا گیا اب ایمان اور اسلام کی وضاحت کے بعد تیسرا سوال جب پوچھا جاتا ہے یہاں سے تصور و علم الاحسان کا مضمون شروع ہوتا ہے۔ تیسرا سوال جبرائیل علیہ السلام نے اس طرح پوچھا:

ما الاحسان؟ قال ان تعبداللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یرک

”پھر احسان کے متعلق پوچھا گیا: اس سوال پر حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا، احسان یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اگر یہ درجہ حاصل نہ ہو تو پھر یہ تو سمجھو کہ وہ تم کو دیکھ رہا ہے۔“

آپ نے اس موقع پر یہ فرمایا کہ اللہ کی بندگی اور عبادت کا حق اس طرح ادا کرو کہ اس عبادت میں تمہیں اپنے ہونے کی بھی کچھ خبر نہ رہے تم اپنی ذات سے نکل کر دوران عبادت یا دوران نماز ذات الٰہی کے مشاہدے اور دیدار میں مستغرق ہو جاؤ یہی تصوف اور علم الاحسان کا تقاضا اور مطالبہ ہے کہ دل کی طہارت شفاف آئینے کی طرح ہو جائے۔

www.ilmkidunya.com

یہاں سے کاٹیں

## سیلف ٹیسٹ

وقت: 40 منٹ　　　　　　　　　　　　کل نمبر: 25

**سوال 1: ہر سوال کے لیے چار ممکنہ جوابات (A)، (B)، (C) اور (D) دیے گئے ہیں درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔** **(8×1=8)**

**(i) حضرت سید عبد اللطیف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تبلیغ سے مسلمان ہوئے:**

(A) ہندو　(B) مسیحی　(C) مجوسی　(D) سکھ

**(ii) حضرت مولانا جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو امام تسلیم کیا جاتا ہے:**

(A) علمِ نحو کا　(B) علمِ صرف کا　(C) علمِ کلام کا　(D) علمِ نجوم کا

**(iii) حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ کے فرمان کے مطابق، اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونے والا:**

(A) دوزخ میں نہ جائے گا　(B) رزق میں اضافہ پائے گا　(C) دنیا میں عزت پائے گا　(D) مصیبتوں سے محفوظ رہے گا

**(iv) حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا اصل نام ہے:**

(A) عثمان مروندی　(B) بو علی قلندر　(C) زید مروندی　(D) عبد الرحمٰن

**(v) حضرت سید عبد اللطیف امام بری کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پیدا ہوئے:**

(A) 1617 عیسوی　(B) 1620 عیسوی　(C) 1625 عیسوی　(D) 1663 عیسوی

**(vi) حضرت سید عبد اللطیف امام بری کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہاں پیدا ہوئے:**

(A) افغانستان　(B) چکوال　(C) سندھ　(D) لاہور

**(vii) حضرت سید عبد اللطیف امام بری کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ابتدائی تعلیم حاصل کی:**

(A) اپنے والد سے　(B) سید عثمان علی ہجویری　(C) مولانا عبد الرحمٰن جامی　(D) خواجہ عبیداللہ

**(viii) حضرت سید بادشاہ محمود کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فارغ التحصیل تھے:**

(A) نجف اشرف　(B) مدینہ یونیورسٹی　(C) جامعۃ الازہر　(D) آکسفورڈ یونیورسٹی

**سوال 2: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔** **(6×2=12)**

(i) حضرت شاہ عبد اللطیف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بری امام کیوں کہا جاتا ہے؟

(ii) حضرت مولان عبد لرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب کا نام لکھیں۔

(iii) حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب کن سے ملتا ہے؟

(iv) حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے تعلیمی حالات مختصراً بیان کریں۔

(v) حضرت شاہ عبد اللطیف کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

(vi) حضرت شاہ عبد اللطیف کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد اور والدہ کا کیا نام ہے؟

**سوال 3: درج ذیل سوال کا تفصیلاً جواب لکھیں۔** **(5×1=5)**

درج ذیل شخصیات پر نوٹ لکھیں۔

- مولانا عبد الرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ
- حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
- حضرت شاہ عبد اللطیف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

## علما و مفکرین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم

www.ilmkidunya.com

# شیخ ابنِ عربی رحمۃ اللہ علیہ

## ﴿تفصیلی سوالات﴾

سوال 1: درج ذیل شخصیات پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

- ابنِ عربی رحمۃ اللہ علیہ
- شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ
- ابن رشد رحمۃ اللہ علیہ

جواب:

### شیخ ابنِ عربی رحمۃ اللہ علیہ

**تعارف:**

شیخ ابو بکر محی الدین محمد بن علی المعروف شیخ اکبر اور ابن عربی 17 رمضان 560 ہجری (28 جولائی 1668ء) کو مرسیہ (اندلس) میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق حاتم طائی کے قبیلہ طی سے تھا۔

**تعلیم و تربیت:**

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ 580 ہجری میں اشبیلیہ چلے آئے جو علم و معرفت کا مرکز تھا جہاں انھوں نے تیس سال تک تعلیم حاصل کی، اشبیلیہ ہی میں ان کی اپنے شیخ سے ملاقات ہوئی جن سے انھوں نے تصوف کی تعلیم حاصل کی۔

**مستقل سکونت:**

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اڑتیس سال کی عمر میں بلادِ مشرق یعنی مشرقی ممالک کی طرف روانہ ہوئے۔ کچھ عرصہ مصر میں قیام کیا پھر بیت المقدس، مکہ معظمہ، بغداد اور حلب گئے اور آخر میں دمشق پہنچے جہاں آپ نے مستقل سکونت اختیار کرلی۔

**تصانیف:**

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب فتوحات مکیہ اور فصوص الحکم نے بہت شہرت پائی۔

**تصانیف کے موضوعات:**

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تصانیف کی تعداد 500 سے زائد بیان کی جاتی ہے۔ شیخ اکبر کی تصانیف اپنے زمانے کے مروجہ علوم اسلامی کا احاطہ کرتی ہیں اور زیادہ تر تصوف کے موضوع پر ہیں، نیز آپ نے حدیث تفسیر، سیرت اور ادب کے موضوع پر بھی کتابیں لکھیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے تحریری سرمایہ ادب میں صوفیانہ شاعری وغیرہ بھی شامل ہے۔

**درس و تدریس:**

آپ رحمۃ اللہ علیہ دمشق میں درس و تدریس اور وعظ و نصیحت فرماتے رہے۔

**وصال:**

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے 638 ہجری (1240ء) میں وفات پائی اور جبل قاسیون میں دفن کیے گئے۔

### شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

**ولادت:**

شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ 25 رمضان المبارک 1159 ہجری بمطابق 7 شوال 1239 ہجری / 20 ستمبر 1746ء کو دہلی میں پیدا ہوئے۔

**تاریخی نام:**

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا تاریخی نام غلام حلیم ہے۔

**سلسلہ نسب:**

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا سلسلہ نسب 34 واسطوں سے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچتا ہے۔

**لقب:**

آپ رحمۃ اللہ علیہ سراج الہند کے لقب سے مشہور ہیں۔

**علم کی وسعت:**

آپ رحمۃ اللہ علیہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے بیٹے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو علم کی وسعت کے ساتھ حاضر دماغی میں بھی کمال حاصل تھا۔

**والد کے جانشین مقرر:**

شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب سترہ سال کے ہوئے تو ان کے والد بزرگوار حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات ہوئی۔ اوائل عمر ہی میں کثرت امراض کے باوجود شاہ صاحب نے درس و تدریس کا عمل جاری رکھا اور اپنے والد کے جانشین مقرر ہوئے۔

**درس و تدریس:**

والد ماجد کے انتقال کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ تقریباً بارہ سال تک علوم حدیث و تفسیر کی درس و تدریس میں مصروف رہے۔ علوم فلسفہ و منطق کے ساتھ ساتھ علوم حدیث و تفسیر میں بھی آپ کو کمال حاصل تھا۔ شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کی عظیم شخصیت اپنے دور کے محدثین و مشائخ کا مرجع و ماخذ ہے جن کے شاگرد پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔

**کارہائے نمایاں:**

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پر فتن دور میں قرآن و حدیث کے علوم کے فروغ کے لیے جو کارہائے نمایاں سرانجام دیے، اس سے وہ ہمیشہ یاد کیے جائیں گے۔

**وصال:**

شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی (80) برس کی عمر میں 9 / شوال 1239 ہجری، 1823ء کو وفات پائی۔

## ابن رشد رحمۃ اللہ

**تعارف:**

اسلامی فلسفہ کی دنیا میں ابن رشد کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ محمد بن احمد بن رشد رحمۃ اللہ قُرطبہ (اندلس) کے ایک باعزت گھرانے میں پیدا ہوئے۔

**حکمت میں کمال:**

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فقہ، طب اور فلسفہ میں اپنے زمانے کے علما سے سند فراغت حاصل کرنے کے بعد حکمت میں کمال حاصل کیا۔

**یوسف بن عبد الرحمٰن سے ملاقات:**

548 ہجری میں ابن طفیل نے ابو یعقوب یوسف بن عبد الرحمان سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات کروائی۔ جو فلسفے کے دل دادہ تھے۔ ابن رشد نے ان کے لیے ارسطو کی کتابوں کو مختصر کیا۔

**امیر مراکش کی دعوت:**

امیر مراکش نے انھیں اپنا طبیب بنانے کے لیے مراکش آنے کی دعوت دی۔ جلد ہی وہ قرطبہ کا قاضی بن کر واپس آگئے۔

**ارسطو کے مداح:**

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مراکش میں وفات پائی۔ ابن رشد ارسطو کے بڑے مداح تھے۔ ان کا خیال یہ تھا کہ ارسطو علم کی انتہائی بلندیوں پر پہنچا ہوا تھا، انھوں نے اپنے آپ کو ارسطو کی کتابوں کی تلخیص اور تشریح کے لیے وقف کر رکھا تھا، جو کچھ ابن رشد نے لکھا اہل یورپ نے اس کا ترجمہ کیا اور اسے سیکھنا شروع کر دیا حتی کہ یہی ان کی حکمت کی بنیاد اور فلسفیانہ سرگرمیوں کے لیے معیار بن گیا۔

**تصانیف:**

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بہت سی تصانیف ہیں جن میں "بدایۃ المجتہد" خاص طور پر قابل ذکر ہے، جس میں ابن رشد نے فقہی مذاہب کے علاوہ اپنی مستقل آرا کا تذکرہ کیا ہے اور ائمہ فقہ کی آرا و دلائل کا تقابلی جائزہ لیا ہے۔ جس سے ان کی اجتہادی صلاحیت عیاں ہوتی ہے۔

## ﴿مختصر سوالات﴾

**سوال 1: ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کا مکمل نام تحریر کریں۔**

جواب:

**مکمل نام**

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مکمل نام شیخ ابو بکر محی الدین محمد بن علی المعروف شیخ اکبر اور ابن عربی ہے۔

**سوال 2: ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے کن موضوعات پر کتب تصنیف کیں؟**

جواب:

**تصانیف کے موضوعات**

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کی تعداد 500 سے زائد بیان کی جاتی ہے۔ شیخ اکبر کی تصانیف اپنے زمانے کے مروجہ علوم اسلامی کا احاطہ کرتی ہیں اور زیادہ تر تصوف کے موضوع پر ہیں، نیز آپ نے حدیث تفسیر، سیرت اور ادب کے موضوع پر بھی کتابیں لکھیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے تحریری سرمایہ ادب میں صوفیانہ شاعری وغیرہ بھی شامل ہے۔

**سوال 3: شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کب اور کہاں پیدا ہوئے؟**

جواب:

**ولادت**

شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ 25 رمضان المبارک 1159 ہجری بمطابق 7 شوال 1239 ہجری / 20 ستمبر 1746ء کو دہلی میں پیدا ہوئے۔

**سوال 4: شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے کن علوم کے فروغ کے لیے کارہائے نمایاں سرانجام دیے؟**



www.ilmkidunya.com

جواب: **کارہائے نمایاں**

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پُر فتن دور میں قرآن وحدیث کے علوم کے فروغ کے لیے جو کارہائے نمایاں سر انجام دیے رسے وہ ہمیشہ یاد کیے جائیں گے۔

سوال 5: **ابن رشد رحمۃ اللہ علیہ کی ایک کتاب کا نام لکھیں۔**

جواب: **مشہور تصنیف**

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بہت سی تصانیف ہیں جن میں "بدایۃ المجتہد" خاص طور پر قابل ذکر ہے، جس میں ابن رشد نے فقہی مذاہب کے علاوہ اپنی مستقل آرا کا تذکرہ کیا ہے اور ائمہ فقہ کی آرا و دلائل کا تقابلی جائزہ لیا ہے۔ جس سے ان کی اجتہادی صلاحیت عیاں ہوتی ہے۔

سوال 6: **شیخ ابنِ عربی رحمۃ اللہ علیہ کب اور کہاں پیدا ہوئے؟**

جواب: **ولادت**

شیخ ابو بکر محی الدین محمد بن علی المعروف شیخ اکبر اور ابن عربی 17 رمضان 560 ہجری (28 جولائی 1668ء) کو مرسیہ (اندلس) میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق حاتم طائی کے قبیلہ طی سے تھا۔

سوال 7: **شیخ ابنِ عربی رحمۃ اللہ علیہ نے کب وفات پائی؟**

جواب: **وصال**

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے 638 ہجری (1240ء) میں وفات پائی اور جبل قاسیون میں دفن کیے گئے۔

سوال 8: **شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب کن سے ملتا ہے؟**

جواب: **سلسلہ نسب**

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا سلسلہ نسب 34 واسطوں سے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچتا ہے۔

سوال 9: **شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کب ہوئی؟**

جواب: **وصال**

شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی (80) برس کی عمر میں 9 / شوال 1239 ہجری، 1823ء کو وفات پائی۔

سوال 10: **ابنِ رشد رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر تعارف بیان کریں۔**

جواب: **تعارف**

اسلامی فلسفہ کی دنیا میں ابن رشد کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ محمد بن احمد بن رشد رحمۃ اللہ قُرطبہ (اندلس) کے ایک باعزت گھرانے میں پیدا ہوئے۔

سوال 11: **ابنِ رشد رحمۃ اللہ علیہ کن سے متاثر تھے؟**

جواب: **ارسطو کے مداح**

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مراکش میں وفات پائی۔ ابن رشد ارسطو کے بڑے مداح تھے۔ ان کا خیال یہ تھا کہ ارسطو علم کی انتہائی بلندیوں پر پہنچا ہوا تھا، انھوں نے اپنے آپ کو ارسطو کی کتابوں کی تلخیص اور تشریح کے لیے وقف کر رکھا تھا، جو کچھ ابن رشد نے لکھا اہل یورپ نے اس کا ترجمہ کیا اور اسے سیکھنا شروع کر دیا حتی کہ یہی ان کی حکمت کی بنیاد اور فلسفیانہ سرگرمیوں کے لیے معیار بن گیا۔

## کثیر الانتخابی سوالات

1۔ **ابنِ عربی لقب ہے:**

(A) محی الدین کا (B) معین الدین کا (C) نصیر الدین کا (D) عماد الدین کا

2۔ **ابنِ عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مشہور تصنیف ہے:**

(A) فتوحات مکیہ (B) کشف المحجوب (C) بدایۃ المجتہد (D) احیاء علوم الدین

3۔ **شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا سلسلہ نسب ملتا ہے:**

(A) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (B) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
(C) حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (D) حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

4۔ **شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا کمال حاصل تھا:**



www.ilmkidunya.com

(A) علمِ حدیث میں　(B) علمِ نجوم میں　(C) شاعری کے میدان میں　(D) علمِ انساب میں

5۔ ابن رشد متاثر تھے:

(A) امام غزالی سے　(B) ارسطو سے　(C) افلاطون سے　(D) ابنِ عربی سے

6۔ شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پیدا ہوئے:

(A) 560ہجری　(B) 580ہجری　(C) 590ہجری　(D) 595ہجری

7۔ شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہاں پیدا ہوئے؟

(A) ترکی　(B) اندلس　(C) عراق　(D) ایران

8۔ شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا تعلق کس قبیلہ سے تھا؟

(A) اوس　(B) خزرج　(C) حاتم طائی (طی)　(D) بنوہوازن

9۔ شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ 580 ہجری میں چلے آئے:

(A) اعراق　(B) شام　(C) مدینہ　(D) اشبیلیہ

10۔ شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اشبیلیہ میں تعلیم حاصل کی:

(A) 30سال　(B) 40سال　(C) 45سال　(D) 48سال

11۔ شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بلاد مشرق کی طرف روانہ ہوئے:

(A) 30سال کی عمر میں　(B) 38سال کی عمر میں　(C) 40سال کی عمر میں　(D) 42سال کی عمر میں

12۔ شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وفات پائی:

(A) 620ہجری　(B) 630ہجری　(C) 638ہجری　(D) 640ہجری

13۔ شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مدفون ہیں:

(A) جبل قاسیون　(B) جبل احد　(C) جبل نور　(D) جبل ثور

14۔ شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تصانیف کی تعداد بیان کی جاتی ہے:

(A) 300　(B) 400　(C) 500　(D) 600

15۔ شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تصانیف کی زیادہ تر موضوعات ہیں:

(A) اخلاقیات　(B) تصوف　(C) عائلی زندگی　(D) انتظامی

16۔ شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پیدا ہوئے:

(A) 1159ہجری　(B) 1161ہجری　(C) 1165ہجری　(D) 1168ہجری

17۔ شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہاں پیدا ہوئے؟

(A) عراق　(B) دہلی　(C) کوفہ　(D) مدینہ

18۔ شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا تاریخی نام ہے:

(A) عبدالکریم　(B) عبدالعلیم　(C) غلام حلیم　(D) غلام سرور

19۔ شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا سلسلہ نسب کتنے واسطوں سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچتا ہے؟

(A) 30واسطوں سے　(B) 32واسطوں سے　(C) 33واسطوں سے　(D) 34واسطوں سے

20۔ سراج الہند لقب ہے:

(A) شیخ ابن عربی کا　(B) شاہ عبدالعزیز کا　(C) ابن رشد کا　(D) مولانا عبدالرحمٰن جامی

21۔ شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد کا نام ہے:

(A) شاہ ولی اللہ　(B) نظام الدین　(C) ابویعقوب　(D) مجدد الف ثانی

22۔ شاہ ولی اللہ کی وفات کے وقت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عمر تھی:

(A) 15سال　(B) 16سال　(C) 17سال　(D) 18سال

23۔ شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کتنے سال کی عمر میں وفات پائی؟

(A) 70سال　(B) 80سال　(C) 90سال　(D) 100سال

24۔ شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات کب ہوئی؟

(A) 1230 ہجری میں　(B) 1235 ہجری میں　(C) 1238 ہجری میں　(D) 1239 ہجری میں

25۔ ابن رشد کا مکمل کا نام ہے:

(A) غلام حلیم　(B) محمد بن احمد　(C) عبدالکریم　(D) ابوبکر

26۔ ابن رشد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پیدا ہوئے:

(A) قرطبہ　(B) کوفہ　(C) بصرہ　(D) مکہ

27۔ ابن رشد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ابو یعقوب یوسف بن عبدالرحمٰن سے ملاقات کروائی:

(A) ابن عربی نے　(B) ابن طفیل نے　(C) شاہ عبدالعزیز نے　(D) مولانا جامی نے

28۔ امیر مراکش نے اپنا طبیب بنانے کے لیے کسے مراکش آنے کی دعوت دی؟

(A) ابن رشد کو　(B) ابن طفیل کو　(C) شاہ عبدالعزیز کو　(D) مولانا جامی کو

29۔ ابن رشد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مشہور تصنیف ہے:

(A) فتوحات مکیہ　(B) کشف المحجوب　(C) بدایۃ المجتہد　(D) احیاء علوم الدین

30۔ ابن رشد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وفات پائی:

(A) مراکش میں　(B) اندلس میں　(C) مدینہ منورہ میں　(D) مصر میں

## ﴿کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات﴾

| 1 | 2 | 3 | 4 | 5 | 6 | 7 | 8 | 9 | 10 | 11 | 12 | 13 | 14 | 15 |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| A | A | B | A | B | A | B | C | D | A | B | C | A | C | B |
| 16 | 17 | 18 | 19 | 20 | 21 | 22 | 23 | 24 | 25 | 26 | 27 | 28 | 29 | 30 |
| A | B | C | D | B | A | C | B | D | B | A | B | A | C | A |

www.ilmkidunya.com

## مشقی سوالات

(i) درست جواب کا انتخاب کریں:

1۔ ابنِ عربی کا لقب ہے:

(A) محی الدین کا (B) معین الدین کا (C) نصیر الدین کا (D) عماد الدین کا

2۔ ابنِ عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مشہور تصنیف ہے:

(A) فتوحات مکیہ (B) کشف المحجوب (C) بدایۃ المجتہد (D) احیاء علوم الدین

3۔ شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا سلسلہ نسب ملتا ہے:

(A) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (B) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

(C) حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (D) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

4۔ شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا کمال حاصل تھا:

(A) علمِ حدیث میں (B) علمِ نجوم میں (C) شاعری کے میدان میں (D) علمِ انساب میں

5۔ ابنِ رشد متاثر تھے:

(A) امام غزالی سے (B) ارسطو سے (C) افلاطون سے (D) ابنِ عربی سے

(ii) مختصر جواب دیجیے۔

1۔ ابنِ عربی رحمۃ اللہ علیہ کا مکمل نام تحریر کریں۔

جواب: **مکمل نام**

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مکمل نام شیخ ابو بکر محی الدین محمد بن علی المعروف شیخ اکبر اور ابن عربی ہے۔

2۔ ابنِ عربی رحمۃ اللہ علیہ نے کن موضوعات پر کتب تصنیف کیں؟

جواب: **تصانیف کے موضوعات**

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کی تعداد 500 سے زائد بیان کی جاتی ہے۔ شیخ اکبر کی تصانیف اپنے زمانے کے مروجہ علوم اسلامی کا احاطہ کرتی ہیں اور زیادہ تر تصوف کے موضوع پر ہیں، نیز آپ نے حدیث تفسیر، سیرت اور ادب کے موضوع پر بھی کتابیں لکھیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے تحریری سرمایہ ادب میں صوفیانہ شاعری وغیرہ بھی شامل ہے۔

3۔ شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

جواب: **ولادت**

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ 25 رمضان المبارک 1159 ہجری بمطابق 7 شوال 1239 ہجری / 20 ستمبر 1746ء کو دہلی میں پیدا ہوئے۔

4۔ شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے کن علوم کے فروغ کے لیے کارہائے نمایاں سرانجام دیے؟

جواب: **کارہائے نمایاں**

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پرفتن دور میں قرآن و حدیث کے علوم کے فروغ کے لیے جو کارہائے نمایاں سرانجام دیے سے وہ ہمیشہ یاد کیے جائیں گے۔

5۔ ابنِ رشد رحمۃ اللہ علیہ کی ایک کتاب کا نام لکھیں۔

جواب: **مشہور تصنیف**

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بہت سی تصانیف ہیں جن میں "بدایۃ المجتہد" خاص طور پر قابلِ ذکر ہے، جس میں ابن رشد نے فقہی مذاہب کے علاوہ اپنی مستقل آرا کا تذکرہ کیا ہے اور ائمہ فقہ کی آرا و دلائل کا تقابلی جائزہ لیا ہے۔ جس سے ان کی اجتہادی صلاحیت عیاں ہوتی ہے۔

(iv) تفصیلی جواب دیں:

1۔ درج ذیل شخصیات پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

ابنِ عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ابنِ رشد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

جواب: دیکھیے تفصیلی سوال نمبر 1

www.ilmkidunya.com

## سرگرمیاں برائے طلبہ

**سوال 1: مذکورہ علماو مفکرین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے مختصر حالاتِ زندگی پر مشتمل معلوماتی نوٹ لکھیں جس میں ان کی خدمات بھی شامل ہیں۔**

جواب: تعارف

**شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ:**

شیخ ابو بکر محی الدین محمد بن علی المعروف شیخ اکبر اور ابن عربی 17 رمضان 560 ہجری (28 جولائی 1165ء) کو مرسیہ (اندلس) میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق حاتم طائی کے قبیلہ طی سے تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب فتوحات مکیہ اور فصوص الحکم نے بہت شہرت پائی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تصانیف کی تعداد 500 سے زائد بیان کی جاتی ہے۔ شیخ اکبر کی تصانیف اپنے زمانے کے مروجہ علوم اسلامی کا احاطہ کرتی ہیں اور زیادہ تر تصوف کے موضوع پر ہیں، نیز آپ نے حدیث تفسیر، سیرت اور ادب کے موضوع پر بھی کتابیں لکھیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے تحریری سرمایہ ادب میں صوفیانہ شاعری وغیرہ بھی شامل ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے 638 ہجری (1240ء) میں وفات پائی اور جبل قاسیون میں دفن کیے گئے۔

**شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ:**

شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ 25 رمضان المبارک 1159 ہجری بمطابق 7 شوال 1239 ہجری / 20 ستمبر 1746ء کو دہلی میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا تاریخی نام غلام حلیم ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا سلسلہ نسب 34 واسطوں سے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سراج الہند کے لقب سے مشہور ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پر فتن دور میں قرآن وحدیث کے علوم کے فروغ کے لیے جو کارہائے نمایاں سرانجام دیے رہتی دنیا تک وہ ہمیشہ یاد کیے جائیں گے۔ شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی (80) برس کی عمر میں 9 / شوال 1239 ہجری، 1823ء کو وفات پائی۔

**ابن رشد رحمۃ اللہ علیہ:**

اسلامی فلسفہ کی دنیا میں ابن رشد کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ محمد بن احمد بن رشد رحمۃ اللہ قرطبہ (اندلس) کے ایک باعزت گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بہت سی تصانیف ہیں جن میں "بدایۃ المجتہد" خاص طور پر قابل ذکر ہے، جس میں ابن رشد نے فقہی مذاہب کے علاوہ اپنی مستقل آرا کا تذکرہ کیا ہے اور ائمہ فقہ کی آرا و دلائل کا تقابلی جائزہ لیا ہے۔ جس سے ان کی اجتہادی صلاحیت عیاں ہوتی ہے۔

**سوال 2: مذکورہ شخصیات کے حالاتِ زندگی اور تعلیمات پر کمرا جماعت میں مذاکرہ کریں۔**

جواب: مذاکرہ

اساتذہ کرام علماو مفکرین کے حالاتِ زندگی اور تعلیمات پر طلبا میں مذاکرہ کروائیں اور ان کی حوصلہ افزائی کریں۔

## برائے اساتذہ کرام:

**سوال 1: طلبا کو مذکورہ شخصیات کی خدمت کے بارے میں تفصیلی آگاہی دیں۔**

جواب: علما و مفکرین کی خدمات

اساتذہ کرام طلبا کو درج بالا علما و مفکرین کی خدمات کے متعلق آگاہی دیں۔

www.ilmkidunya.com

## سیلف ٹیسٹ

وقت: 40 منٹ

کل نمبر: 25

**سوال 1: ہر سوال کے لیے چار ممکنہ جوابات (A)، (B)، (C) اور (D) دیے گئے ہیں درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔** **(8×1=8)**

**(i) ابنِ عربی لقب ہے:**

(A) محی الدین کا (B) معین الدین کا (C) نصیر الدین کا (D) عماد الدین کا

**(ii) ابنِ عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مشہور تصنیف ہے:**

(A) فتوحات مکیہ (B) کشف المحجوب (C) بدایۃ المجتہد (D) احیاء علوم الدین

**(iii) شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا کمال حاصل تھا:**

(A) علمِ حدیث میں (B) علمِ نجوم میں (C) شاعری کے میدان میں (D) علمِ انساب میں

**(iv) ابن رشد متاثر تھے:**

(A) امام غزالی سے (B) ارسطو سے (C) افلاطون سے (D) ابنِ عربی سے

**(v) شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پیدا ہوئے:**

(A) 560 ہجری (B) 580 ہجری (C) 590 ہجری (D) 595 ہجری

**(vi) شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہاں پیدا ہوئے؟**

(A) ترکی (B) اندلس (C) عراق (D) ایران

**(vii) شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا تعلق کس قبیلہ سے تھا؟**

(A) اوس (B) خزرج (C) حاتم طائی (طی) (D) بنو ہوازن

**(viii) شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ 580 ہجری میں چلے آئے:**

(A) اعراق (B) شام (C) مدینہ (D) اشبیلیہ

**سوال 2: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔** **(6×2=12)**

(i) ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کا مکمل نام تحریر کریں۔

(ii) ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے کن موضوعات پر کتب تصنیف کیں؟

(iii) شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

(iv) شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے کن علوم کے فروغ کے لیے کارہائے نمایاں سرانجام دیے؟

(v) ابن رشد رحمۃ اللہ علیہ کی ایک کتاب کا نام لکھیں۔

(vi) شیخ ابنِ عربی رحمۃ اللہ علیہ کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

**سوال 3: درج ذیل سوال کا تفصیلاً جواب لکھیں۔** **(5×1=5)**

درج ذیل شخصیات پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

- ابنِ عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
- شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
- ابنِ رشد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

www.ilmkidunya.com